۷۸۶

الذین آمنوا وعملوا الصلحت طوبی لهم وحسن مآب

خیر الزاد
لسفر المعاد

از

ملک العلما بحر العلوم حضرت امام الوقت مولانا قیام الملۃ والدین محمد عبد الباری رحمۃ اللہ علیہ

باہتمام خاکسار سعید الرحمن قدوائی

در مطبع اشاعت العلوم فرنگی محل لکھنؤ طبع گردید

بار اول ۱۰۰۰ — ماہ ربیع الاول شریف سنہ ۱۳۴۵ھ — قیمت ۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

امابعد فقیر محمد قیام الدین عبد الباری بن قدوۃ السالکین مولانا مولوی حافظ حاجی محمد **عبد الوہاب** صاحب مدظلہ العالی کہتا ہے کہ مجھسے میرے مرشد زادہ برحق حضرت مکرمی ومعظمی سید فرخند علی صاحب زاقی بانسوی نے ارشاد فرمایا کہ مختصراً مسائل نماز لکھدو تاکہ اردو خوانون کو آسانی سے مسئلے نماز کے معلوم ہوجائین بوجہ تعمیل ارشاد فقیر نے اِس رسالہ کو تحریر کیا اور کتب معتبرہ حنفیہ سے اخذ کیا اور نام اسکا خیر الزاد رکھا اللہ تعالیٰ اِسکو قبول کرے اور مجکو اسکا اجر عطا فرمائے۔ آمین یا رب العٰلمین

بعض اصطلاحات جنکا جاننا مفید ہے

جاننا چاہیے کہ احکام شریعت کے گیارہ ہین فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب یا نفل آداب۔ حلال۔ حرام۔ مباح۔ مکروہ۔ نہی۔ بدعت۔

فرض ۱ ۔ جو حکم کہ ثابت ہو قرآن سے یا احادیث متواتر سے (جنکی نقل مین شبہہ نہو ہر وقت اُسکے راوی اتنے موجود ہون جنکا اجتماع یعنے اکٹھا ہونا جھوٹ پر متصور نہو) یا اجماع امت سے (جس مین ایک وقت مین کسی عالم مجتہد کا انکار نہو)

اقسام فرض

فرض کی دو قسمین ہین (۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ۔

(۱) فرض عین ہر شخص پر اُسکا کرنا ضرور ہو اور کسی کے کرنے سے کسی دوسرے کے ذمہ سے ساقط نہو جیسے نماز پڑھنا وغیرہ۔

(۲) فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر ایک شخص ادا کرے تو دوسرے سے فرضیت اُسکی ساقط ہو جائے جیسے جہاد کرنا وغیرہ۔

(حکم فرض کا) بجالانا ثواب ہے بے عذر ترک کرنا عذاب دنیوی یعنی حد اور تعزیر اور عذاب اُخروی یعنی دوزخ کا مستحق ہونا ہے

منکر اسکی فرضیت کا کافر ہے۔

واجب (۲) جو آنحضرت نے ہمیشہ کیا کبھی نہین چھوڑا مگر اسکی فرضیت مین شبہہ ہو یعنی ظاہر آیات قرآنی اور احادیث متواتر سے ثابت نہو بلکہ قیاس سے (مجتہد کا اصل حکم سے احکام استخراج کرنا) یا خبر واحد سے احادیث کے ثابت ہو جیسے نماز وتر کا پڑھنا۔

(حکم واجب کا) عمل کرنا اُسپر ضروری ہے تارک اُسکا گنہگار موجب عقوبت ہے منکر اسکا کافر نہین ہوگا۔

سنت (۳) وہ جسکو خدا نے نہ فرمایا ہو بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد اور رائے سے اُمت کو فرمایا ہو نہ بر سبیل وجوب۔

(فائدہ) آنحضرت نے فرمایا ہے جسنے میری سنت چھوڑی وہ مجھہ مین سے نہین ہے اور جسنے بیکار کردی میری سنت حرام ہوگی اُسکو میری شفاعت۔

اقسام سنت

سنت کی دو قسمین ہین (۱) موکدہ (۲) غیر موکدہ

(۱) سنت موکدہ جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا اور

بسبب غفلت یا سستی چھوڑا نہ ہو جیسے دو رکعت فجر کی اور اقامت و جماعت وغیرہ

(۳) سنت غیر موکدہ وہ ہے جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترک کردی بھی ہو جیسے چار رکعت سنت عصر کی۔

(حکم سنت کا) جو بجا لائے ثواب پائیگا جو سنت موکدہ کو چھوڑ دے عقوبت و ملامت کا مستحق ہو جو سنت سے مضحکہ و استخفاف کرے کافر ہوگا

مستحب (۴) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ترک بھی کیا اور ثواب اسکا بیان کیا بجا لانے کو پسند فرمایا یا علما سے مجتہدین نے مستحب سمجھا ہو جیسے نیت کرنا زبان سے وضو میں اور تمام سر کا مسح کرنا اور اشراق کی نماز پڑھنا اور روزہ عاشورہ و عرفہ وغیرہ کا رکھنا۔

(حکم مستحب کا) جو ادا کرے اسکے لیئے کفارہ گناہ کا ہے جو نہ ادا کریگا گنہگار نہ ہوگا

آداب (۵) افعال پسندیدہ کو کما حقہ ادا کرنا۔

از خدا جوئیم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب

(حکم ادب کا) مرتبہ اسکا سنت سے کم ہے بجا لانا ثواب ہے نہ بجا لانے میں کراہت تک نہیں ہے۔

حلال (۶) وہ کام ہے جسکے کرنیکی شرع نے رخصت دی ہو جیسے کھانا کھانا۔ بقدر کفاف کپڑے علاوہ ستر عورت کے پہننا کہ بقدر ستر عورت پہنا فرض ہے ایسے ہی مرد کو کپڑے سوا ریشم کے پہنا کیونکہ عورت کو ریشمی بھی پہنا حلال ہے وغیرہ۔

(حکم حلال کا) حلال فعل کرنے مین کچھ حرج نہین نہ کرنا گناہ نہین جو حلال کو حرام کہے بلا تاویل قرآنی وہ کافر ہے۔

حرام (۷) جسکو شرع نے منع کیا ہو۔ جیسے کافر ہونا زنا کرنا شراب پینا سود کھانا۔ عورتون سے حالت حیض مین مباشرت کرنا وغیرہ۔

(حکم حرام کا) جو فعل حرام نکرے ثواب پاتا ہے جو کرے وہ گنہگار ہوتا ہے جو حلال سمجھے وہ کافر ہوتا ہے۔

مباح (۸) جسکا کرنا اور نکرنا یکسان ہو جیسے گیند کھیلنا تیر لگانا گھوڑ دوڑ کرنا مثل اسکے اور ورزش کرنا۔

(حکم مباح کا) اگر کرے ثواب نہین نکرے عذاب نہین۔

(فائدہ) ثواب عمل کا نیت پر ہے اگر نیت خیر کی ہے تو مباح بات بھی موجب ثواب ہے اگر نیت شر کی ہے تو مباح موجب عقاب ہے۔

نہی (۹) وہ ہے جسکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت و مہربانی سے امت کو منع کیا ہو اور اسمین مضرت انسانی بھی ہو جیسے بعد نماز فجر قبل طلوع کے سونا وغیرہ۔

(حکم نہی کا) مضرت جسمی یا نفسانی ہے خلاف حکم پیغمبر کے کرنا ہے بیعذر کرنے سے خوف عذاب کا ہے۔

مکروہ (۱۰) جو فعل پسندیدہ اور دوست نہ رکھا جائے جیسے مرد کو ریشم پہننا اور حقہ پینا بلا ضرورت۔

اقسام مکروہ کے

مکروہ کی دو قسمین ہین (۱) مکروہ تحریمی (۲) مکروہ تنزیہی۔

(۱) مکروہ تحریمی جو مطلق حرام ہو جیسے ریشم مرد کو پہننا چاندی سونے کے برتن مین مرد و عورت کو کھانا پینا وغیرہ۔

(۲) مکروہ تنزیہی جسکا چھوڑنا بہتر ہے جیسے گوشت گھوڑے کا کھانا اور ذبیحہ سے چند چیزین کھانا جیسے غدود وغیرہ۔

(حکم مکروہ کا) نکرنے مین ثواب ہوگا کرنے مین خوف عقاب کا ہے۔

(فائدہ) امام اعظم اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ قریب بحرام ہے

امام محمدؒ کے نزدیک مکروہ حرام ہی ہے جامع صغیر حسامی میں ہے
کہ مکروہ مرتبہ ہے حلال اور حرام کے بیچ کا۔
بدعت (۱۱) جو اسلام میں بعد آنحضرت و خلفاے راشدین رضی
و قرونِ ثلٰثہ کے باتیں ایجاد ہوں۔

اقسام بدعت

بدعت کی تین قسمیں ہیں (۱) بدعت مکفرہ (۲) بدعت سیئہ (۳) بدعت حسنہ
(۱) بدعت مکفرہ جو افعال موجب کفر کے ہوں اور وہ افعال کرنا
جس میں کتاب اور سنت نے رخصت نہ دی ہو (حکم بدعت مکفرہ کا)
کرنا ایسے افعال کا گناہ عظیم ہے ترک کرنا ثواب ہے منع کرنا ایسے
فعل سے علما کا فرض منصبی ہے۔
(۲) بدعت سیئہ وہ ہے جو مخالف قیاس یا خبر واحد کے ہو (حکم بدعت سیئہ کا)
اسکا کرنا گناہ ہے نہ کرنا ثواب ہے روکنے میں بھی ثواب کا مستحق ہے۔
(۳) بدعت حسنہ وہ فعل ہے جو مخالف اصول دین کے نہو بلکہ موافق ہو
جیسے تعلیم دین کے لیے مدرسہ قائم کرنا وغیرہ (حکم بدعت حسنہ کا)
نیت بخیر ہو تو امید ثواب کی ہے نہ کرنے میں عذاب نہیں ہے۔

(شرط) وہ ہے جسکو بے قبل بجالائے جسکی یہ شرط ہے بجالانا مشروط کا صحیح نہو عدم سے شرط کی عدم مشروط کا لازم ہو اور وجود سے شرط کی کوئی ضروری نہین ہے کہ مشروط کا بھی وجود ہوجائے۔

رکن۔ وہ جزو شئی ہے جسکے قیام سے قیام شئی کا ہو اور عدم سے اسکی عدم شئی کا ہوجائے۔

جاننا چاہیے کہ اولاً عاقل بالغ کو ایمان لانا خدا پر اور اسکے رسول پر اور جو اسکے رسول اسکی جانب سے لائے ہین ضروری ہے اسکے بعد نماز پانچ وقت کی بجالانا ساتھ اسکی شرط کے ضروری ہے لہذا احکام نماز کے لکھے جاتے ہین۔

شرطین نماز کی پانچ ہین

طہارت کرنا۔ شرمگاہ کا پردہ کرنا۔ نیت نماز کی کرنا۔ رو بقبلہ ہونا وقت کا ہونا۔

(۱) طہارت یعنی پاکی کی چار قسمین ہین۔ وضو۔ غسل۔ نجس کا دور کرنا۔ تیمم کرنا۔

احکام وضو کے۔ وضو کہتے ہین دھونا اعضا کا جنکو مخصوص کردیا ہے

شرع نے اور اسی کو طہارت صغری بھی کہتے ہین اور جن چیزون سے وضو لازم آتا ہے اُنکو حدث اصغر اور نجاست حکمیہ کہتے ہین۔

فرائض وضو کے چار ہین

مُنھ کا دھونا۔ ہاتھون کا کہنیون تک دھونا۔ پاؤن کا دھونا گٹّے سمیت یا موزہ پہننے کی صورت مین مسح کرنا اگر موزہ نہ اُتارے چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

شرعًا وجہ یعنی منھ کی مقدار جہان سے بال اُگتے ہین پیشانی سے ٹھُڈی کے نیچے تک اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک ہے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے سر پر بال نہین اُگتے ہین یا اُگتے ہین تو نصف سر سے کم ہین چندیا پر نہین جمتے ایسے شخص کو منھ دھونا وہان سے فرض ہے جہان سے عادتًا لوگون کے بال اُگتے ہین۔

مسئلہ (۲) مونچھ اور بھون اور پلکین اور داڑھی وغیرہ قائم مقام جلد کے ہین انکا دھونا نیچے کی جلد کے دھونے کو ساقط کر دیتا ہے۔

مسئلہ (۳) کوئے (کنارہ چشم) مین آنکھ کے کیچڑ جم گیا ہے اور اُسکے نیچے پانی نہین پہونچتا اسکو چھڑا کے پانی کوئے تک پہونچانا فرض ہے۔

مسئلہ (۴) آنکھ کا دھونا جہانتک گرد نہین پہونچتا ہے فرض ہے۔

مسئلہ (۵) جو جگہ درمیان داڑھی اور کان کے بے بالون کے چھوٹی رہتی ہے اسکا دھونا فرض ہے۔

مسئلہ (۶) ظاہر ہونٹھ کا دھونا بھی فرض ہے۔

دھونا دونون ہاتھون کا کہنی سمیت اسمین کل انگلیان اور پوری جلد انگلیون سے لیکر کہنی تک شامل ہے۔

مسئلہ (۱) دھونا ہاتھ کا انگلیون کی طرف سے کہنی تک چاہیے اور اگر کہنی کی طرف سے دھویا تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ (۲) ناخن موجودہ کا دھونا کافی ہے اگر پھر بعد وضو کے ناخن کاٹے تو پھر دھونا فرض نہین ہے۔

مسئلہ (۳) ناخن مین اگر وہ میل جو پیدا ہوا ہے ہو تو اسکا چھڑانا اور اسکے نیچے پانی پہونچانا ضروری نہین ہے۔

مسئلہ (۴) اگر ایسی کوئی چیز لگی ہے جسکے بغیر چھڑائے پانی نیچے کی جلد مین نہین پہونچتا تو اسکا چھڑانا ضروری ہے۔

مسئلہ (۵) مہندی کوئی لگائے ہو اسکے رنگ کا دور کرنا

ضروری نہین کیونکہ وہ پانی کے پہونچنے کو مانع نہین ہے۔
مسئلہ (۶) اگر انگلی مین کوئی تنگ چھلا پہنے ہو تو اُسکا پھرانا ضروری ہے اگر یہ خیال کیا جائے کہ پانی بغیر پھرائے نہ پہونچے گا۔
مسئلہ (۷) اگر کسی کی پانچ انگلیون سے زیادہ انگلیان ہین اُن سب کا دھونا فرض ہے۔
مسئلہ (۸) اگر کسی کا کوئی عضو وضو کا تلف ہوجائے تو اُسکو دھونا اُسکا (اُس بقیہ عضو کا جو محاذی (مقابل) فرض کے ہے یعنی تلف شدہ عضو کے ہے جسکا دھونا وضو مین فرض تھا) ضروری ہے اور اُسکے اوپر دھونا ضروری نہین۔
چوتھائی سر کا مسح کرنا ہمارے نزدیک فرض ہے سر کے کسی حصہ چوتھائی کا مسح فرضیت کو ساقط کر دیتا ہے۔
مسح کرنا کہتے ہین تری سر پر پہونچانے کو اگر سر پر بال ہون تو وہ قائم مقام سر کے ہین جیسے معلوم ہوا ہے۔
مسئلہ (۱) ایک شخص کے بال بڑے بڑے ہین اور وہ کان کے نیچے لٹکے ہوئے ہین بقدر چوتھائی سر کے تو اُسپر مسح کرنا

کفایت نہین کرتا ہے اگر اوپر کان کے ہین تو مسح کرلینا اُنپر کافی ہے۔
مسئلہ (۲) کسی کا بعض سر منڈا ہے اور کچھ حصہ اُسکا منڈا نہین ہے اُسنے جو منڈا نہین ہے اُسپر مسح کیا تو کافی ہے۔
مسئلہ (۳) کسی نے مسح کیا بالون پر پھر منڈا ڈالا اُسکو بعد منڈانے کے پھر مسح کرنا ضروری نہین ہے۔
مسئلہ (۴) اگر کسی نے مسح کیا داڑھی بھیگی ہوئی سے پانی لیکر تو یہ مسح جائز ہوگا
مسئلہ (۵) اگر کسی نے مسح کیا ہاتھ مین اُسکی تری تھی اور اُس سے کسی اور عضو کو وضو کے دھویا ہے تو مسح جائز ہے۔
مسئلہ (۶) اگر پانی برستا ہے اور کسی شخص کے سر پر پانی برستا ہوا پڑا خواہ اُس سے مسح کرے یا نہ کرے اُسکو پھر مسح کی ضرورت نہین
فائدہ - امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے لہذا چاہیے کہ دائما پورے سر کا مسح کرتا رہے اسمین احتیاط زیادہ ہے تاکہ اگر وہ کسی ایسے شخص کی امامت کرتا ہو جسکے نزدیک پورے سر کا مسح فرض ہے تو اُسکو بھی کوئی شا ... ہے اور خروج عن ... خلاف ہوجائے پاؤن کا دھونا اہلِ سنت وجماعت کے نزدیک فرض ہے اور

رافضی کے نزدیک البتہ اُسپر مسح کرنا فرض ہے مقدار پاؤنکی انگلیون سے لیکر گٹے تک ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے پاؤن کی ہڈی اُٹھی ہوئی ہے اس طور پر کہ اگر انگلیون پر پانی ڈالا جائے تو ایڑی تک پہونچے اور بیچ کی جگہ خالی رہجائے تو اُسکو لازم ہے کہ وہ اچھی طرح سے پانی کو نیچے پاؤن کے پہونچائے باقی مسائل ہاتھ کے مشترک ہین۔

سنتین وضو کی

دھونا دونون ہاتھ کا گٹون تک۔ بسم اللہ کہنا۔ مسواک کرنا۔ کلی کرنا۔ ناک مین پانی لینا۔ داڑھی مین خلال کرنا۔ انگلیون مین خلال کرنا۔ تین تین مرتبہ ہر عضو کا دھونا۔ نیت کرنا۔ تمام سر کا مسح کرنا۔ کان کا مسح کرنا سر کے بچے پانی سے۔ ترتیب کو نگاہ رکھنا۔ برابر ہر عضو کا دھونا۔

دھونا ہاتھونکا انگلیون سے گٹون تک قبل استنجے اور بعد استنجے کے سنت ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے کہنی سے ہاتھ دھوئے اور گٹون سے

ہاتھ نہین دھونے کافی ہے پھر ضرورت نہین ہے۔ تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی دین الاسلام کہنا ابتدا مین وضو کے بلکہ استنجے کے قبل بھی کہنا سنت ہے۔

مسئلہ (۱) کسی نے الحمد للہ علی دین الاسلام نہین کہا صرف بسم اللہ کہی سنت ادا ہو جائیگی۔

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص ابتدا مین وضو کے بسم اللہ بھول گیا تو اُسکو لازم ہے کہ جب بیچ وضو مین اُسکو یاد آئے تو کہے۔

مسئلہ (۳) اگر کسی شخص نے استنجے کے قبل بسم اللہ نہین کہی اور ننگا ہو گیا تو پھر دل مین بسم اللہ کہے زبان سے نہ کہے کیونکہ حالت برہنگی مین بسم اللہ کہنا مستحب نہین بوجہ اسم خدا کی تعظیم کے۔ مسواک کرنا سنت موکدہ ہے اور وقت اُسکا کلی کرنے مین ہے اور داڑھ سے داڑھ کی طرف لیجانا چاہیے شروع کرنا سیدھے جانب سے اچھا ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کو مسواک میسر نہین ہے تو کپڑے سے یا انگلی سے سیدھے ہاتھ کی مسواک کرلے۔

فائدہ۔ کوئی نا جائز نہین ایک شخص کی مسواک سے دوسرے شخص کا مسواک کرنا جبتک کہ کراہت نہ معلوم ہو ہان اکثر شائخ ایک دوسرے کی مسواک کرنے کو منع بھی کہتے ہین۔

کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا ہمارے نزدیک سنت موکدہ ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض ہے اور ہر کلی کے لیے پانی جدید لینا اچھا ہے اور ایسے ہی ناک کے پانی مین بھی جدید لینا اچھا ہے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص نے ایک چلو سے تین کلیان کین کہا جاتا ہے کہ سنت ادا ہوجائیگی کیونکہ پانی جدید ہے لیکن اگر کسی نے ایک چلو سے تین مرتبہ ناک مین پانی لیا تو کہا جاتا ہے کہ سنت نہ ادا ہوگی کیونکہ ناک مین پانی رُک نہین سکتا اور مستعمل اور غیر مستعمل دونون ملجاتے ہین پانی جدید نہین رہتا ہے۔

مبالغہ کلی کرنے مین اور ناک مین پانی لینے مین سنت ہے شمس الائمہ مبالغہ کی تفسیر مین کہتے ہین کہ پانی کو منھ مین ایک جانب سے دوسری جانب مین پھرانا اور امام خواہرزادہ کہتے ہین کہ غرغرہ کرنا کلی مین اور جذب کرنا سانس سے ناک مین۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے کلی کے لیے پانی لیا اور پی گیا کلی ہو گئی مگر بہتر ہے کہ تھوک دے کیونکہ پانی مستعمل ہے خلال کرنا داڑھی اور انگلیون مین امام قدوری نے کہا ہے کہ سنت ہے لیکن داڑھی مین خلال کرنا امام اعظم اور امام محمد کے نزدیک مستحب ہے اور امام ابو یوسف سنت کہتے ہین اور انگلیون مین خلال بالاجماع سنت ہے خلال داڑھی مین اس طرح کرے کہ نیچے سے ہاتھ کی انگلیون کو ڈالے اور اوپر کے جانب نکال لے خلال انگلیون مین اسطرح کرے کہ نیچے سے لائے انگلیون کو اور اوپر کی جانب نکالے اور لائق ہے کہ پاؤن کی انگلیون مین خلال کرتے وقت اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا سے سیدھے پاؤن کی چھنگلیا کی طرف سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے پھر انگوٹھے سے بائین پاؤن کے شروع کرے اور چھنگلیا پر ختم کرے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کی انگلیون کے بیچ پانی نہین پہونچا ہے تو پانی پہونچانا فرض ہے ورنہ سنت ہے۔

مسئلہ (۲) اگر کوئی شخص تالاب یا ندی مین نہا رہا ہے اور اُسنے پاؤن اپنے پھیلا دیے ہین تو اسکو پھر خلال کرنا

انگلیون سے انگلیون مین ضروری نہین ہے۔
تین تین مرتبہ سوائے مسح سر کے سب عضو کا دھونا سنت ہے
لیکن ایک مرتبہ فرض ہے اور دو مرتبہ سنت موکدہ ہے۔
مسئلہ (۱) کسی شخص نے دو دو مرتبہ اعضا کو دھویا تو وہ گنہگار
ہوا اس وجہ سے کہ اسنے سنت مشہورہ کو ترک کیا۔
نیت کرنا سنت موکدہ ہے علامہ قدوری نے مستحب لکھا ہے
نیت وضو کی عربی مین کرنا مستحب ہی اور دل مین نیت کر لینا
سنت کو کفایت کرتا ہے عربی مین نیت یہ ہے نویت ان اتوضأ
للصلوۃ الی اللہ تعالیٰ یا نویت دفع الحدث یا نویت
استباحۃ الصلوۃ یا نویت الطہارۃ یعنی نیت کرتا ہون مین
کہ وضو کرون مین نماز کے لیے واسطے تقرب حاصل کرنے کے
طرف اللہ کے یا نیت کرتا ہون مین حدث کے دور ہونے کی
یا مباح ہو جانے کی نماز کے یا نیت کرتا ہون مین طہارت کی اور
وقت نیت کا او سوقت ہے جبکہ وضو نہ رہے یا جاتا رہے۔
مسئلہ (۱) اگر کسی شخص کے اعضاے وضو پر پانی بہا تو اگرچہ

وہ نیت نہ کرے اسکا وضو ہوجائیگا۔

اور کان کا مسح اس طور پر کرنا چاہیے کہ کوئی جگہ چھوٹ نہ جائے صورت اسکی یہ ہے کہ دونون ہاتھ بھگوئے اور دونون ہاتھون کی تین تین انگلیون (خنصر بنصر وسطیٰ) کے سرے ملاسئے اور انکو آگے سے سر کی چندیا پر پیچھے تک لیجائے اور ہتیلی سر سے نہ لگائے پھر پیچھے سے آگے کی طرف ہاتھ لائے اور باز وونپر چندیا کی جو چھوٹ گئی ہے سر کی جگہ اُسپر ہتیلی سے مسح کرے اور پھر انگوٹھے سے اوپر کان کے مسح کرے اور کلمہ کی انگلی سے اندر کان کے مسح کرے۔

ترتیب کو نگاہ رکھنا یعنی پہلے ہاتھ گٹون تک دھونا پھر مسواک اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینا پھر منھ دھونا پھر ہاتھ کہنی تک دھونا پھر مسح سر کا کرنا پھر پاؤن دھونا سنت ہے اور علامئہ قدوری نے مستحب لکھا ہے۔ برابر دھونا یعنی ایک عضو سوکھنے نہ پائے دوسرے عضو کو دھولے اور گرمی کی متوسط حالت معتبر ہے (مستحبات وضو) ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا گردن کا مسح کرنا

ہر عضو کو سیدھی جانب سے دھونا یعنی سیدھے ہاتھ کو اُلٹے ہاتھ
سے پہلے دھونا اور سیدھے پاؤن کو اُلٹے پاؤن سے پہلے دھونا
مسح کرنا گردن کا بھی مستحب علما نے سمجھا ہے
ہاتھ کی پشت پر جو پانی مسح کرنے سے باقی رہے اُسکو گردن پر پھیرے

آداب وضو

رو بقبلہ ہونا قبل وضو کے استنجا کر لینا ننگے سر ہو جانا۔ وضو کرکے
ایک پاک کپڑے سے اعضاے وضو کو پونچھنا۔ دعاے ماثورہ وضو
کی پڑھنا جو کیفیت وضو مین لکھی جائیگی اور کلام نہ کرنا وضو کرنے مین

توڑنے والی وضو کی سات چیزین ہین

جو چیزین پیشاب یا پاخانے کے مقام سے نکلتی ہین خون اور
پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھجانا مُنھ بھرکے قے کرنا
سونا تکیہ لگاکر یا پہلو کے بل یا ٹیک لگاکے۔ بے ہوش ہو جانا
جنون۔ قہقہہ نماز مین۔

جو چیزین پیشاب پاخانے کے مقام سے نکلتی ہین جیسے پیشاب
پاخانہ مذی منی ودی کیڑے پتھری ریت خون استحاضہ وغیرہ

سب کے نزدیک یہ ناقض وضو ہین ریاح جو پیشاب کے مقام سے نکلتے ہین وہ ناقض وضو نہین ہان پاخانے کے مقام سے جو ریاح صادر ہوتے ہین ناقض وضو ہین۔

مسئلہ (۱) ایک عورت کا مقام پیشاب ور پاخانہ کا مل گیا ہے اور ریاح اُسکے صادر ہوے مستحب ہے اُسکو کہ وضو کرے۔

خون اور پیپ کا بدن سے نکلنا اور زخم سے بڑھ جانا وضو کو توڑتا ہے اگر خود سے خون نہین نکلا ہے اور ایسا ہی وہ خون کہ اگر نہ نکالا جائے نہ نکلے تو صاحب ہدایہ کے نزدیک ناقض وضو نہین ہے اور علامۂ سرخسی کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) کسی کے کیل دانے سے نکلی اور بہی نہین ناقض وضو نہین ہے۔
مسئلہ (۲) کسی شخص نے ناک مین اُنگلی ڈالی اور وہ گر گئی خون اگر ناک سے بہ نکلا وضو ٹوٹ گیا اور اگر ناک مین باقی ہا وضو رہا
مسئلہ (۳) کسی نے مسواک کی اور اُسمین اثر خون کا اُسنے پایا اگر خون بہا تو وضو ٹوٹ جائیگا ورنہ نہین۔
مسئلہ (۴) اگر کسی نے ناک صاف کی اور چھینکنے سے خون منجمد

نکلنا ناقض وضو نہیں ہے اگر قطرہ خون کا ٹپکا ناقض وضو ہے۔
حد زخم سے بڑھجانیکی یہ ہے کہ منھ سے زخم کے بڑھے اگرچہ منھ سے
اونچا ہو جاے جب تک نہ بہے ناقض وضو نہیں ہے۔
مسئلہ (۱) کسی شخص کے خون نکلا اور اُسنے اُسپر مٹی یا اور کوئی
چیز ڈالدی اور اُسنے خون کو سوک لیا پھر نکلا اور بہنے نہ پایا اور مٹی ڈالدی
وہ سوک گئی اگر اسقدر نکلا ہو کہ مٹی نہ ڈالنے سے بہ نکلتا وضو کو توڑدیگا ایسے ہی
اگر کوئی کپڑے سے بار بار پونچھے کہ اگر نہ پونچھتا تو خون بہ نکلتا وضو ٹوٹ جائیگا
مسئلہ (۲) اگر کسی شخص نے زخم پر پٹی باندھی اگر تری پٹی پر
آگئی تو وضو ٹوٹ جائیگا اگر نہ آئیگی نہ ٹوٹیگا اگر پٹی دُہری ہے
اور ایک پٹی پر خون پھیل گیا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔
مسئلہ (۳) اگر کوئی کیڑا زخم سے نکلے تو وہ طاہر ہے وضو کو
نہ توڑیگا برخلاف پیشاب پاخانے کے مقام کے کہ اگر کیڑا نکلے وضو ٹوٹ جائیگا
مسئلہ (۴) جب کہ خون زخم سے تجاوز نکرے تو وہ طاہر ہے
یا نہیں ہدایہ مین ہے اگر یہ شخص بے وضو نہیں ہے تو وہ نجس نہیں ہے
اور ایسا ہی امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے اور نزدیک امام محمد کے

نجس ہے فتوی امام ابو یوسف کے قول پر ہے اُن چیزون مین جو جامد ہین جیسے کپڑے بدن لکڑی وغیرہ اور امام محمد کے قول پر ہے اگر بہنے والی چیزمین خون لگے جیسے پانی وغیرہ اور ایسی ہی قے ہے اگر منھ بھر کے ہو۔

قے منھ بھر کے ہو یعنی جسکا ضبط کرنا ممکن نہو مگر تکلف سے قے پانی اور کہانیکی جب منھ بھر کے نہو ناقض وضو نہین اگر ہو تو ناقض ہے قے بلغم کی قے۔ اگر بلغم دماغ سے آیا ہے تو کسی کے نزدیک (اگرچہ منھ بھر کے ہو) ناقض وضو نہین اگر پیٹ سے چڑھا ہے تو امام ابو یوسف کے نزدیک ناقض وضو ہے اگر خون کی قے ہوئی ہے اور خون جما ہوا ہے بہتا نہین جبتک منھ بھر کے قے نہو گی ناقض وضو نہین ہے اگر بہتا ہے تو امام محمد کے نزدیک وہ خون اگر پیٹ سے چڑھا ہے تو جبتک منھ بھر کے نہو گا ناقض وضو نہین اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک خون تھوڑا ہو یا بہت ناقض وضو ہے

مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے پانی پیا اور پھر صاف پانی قے مین

گر او ضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی نے متفرق قے کی کئی مرتبہ تھوڑی تھوڑی قے کی) کہ اگر جمع کی جائے تو منھ بھر کے ہو جائے تو نزدیک امام ابو یوسف کے اعتبار اتحاد مجلس کا ہے یعنی اگر تھوڑی تھوڑی قے ایک ہی مجلس مین ہوئی ہے جسکا مجموعہ منھ بھر قے ہوتا ہی تو ناقض وضو ہی اور امام محمد کے نزدیک سبب کے اتحاد کا اعتبار ہے سبب کے اتحاد کا یہ مطلب ہی کہ اگر قے کی اُسنے اور سکون ہوگیا پھر قے کی بعد سکون کے تو اختلاف سبب کا ہی اگر دوسری بار قے کی بغیر سکون کے تو اتحاد ہے۔ اور سونا ٹیک لگا کر اس طرح کہ اگر ٹیک گرا دیجائے تو تکیہ لگانے والا گر جائے یا تکیہ لگا نا کسی بازو پر یا لیٹ کر سونا ناقض وضو ہے۔

مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص کھڑے کھڑے سو گیا تو اُسکا وضو نہین جائیگا بیہوشی اور جنون بھی ناقض وضو ہین فرق دونون مین یہ ہے کہ بیہوشی عقل پر غالب آجاتی ہے اور جنون عقل کو زائل کر دیتا ہی نماز مین بیہوشی ہو یا خارج نماز مین وضو جاتا رہیگا ایسے ہی نشہ بھی ناقض وضو ہے نشہ کہتے ہین بیخود ہو جانے کو اس طرح کہ مرد

اور عورت کی پہچان نہ رہے۔
اور قہقہہ کہتے ہین ایسی ہنسی کو جسکی آواز پاس والا سُنے دانت کھُلین یا نہ کھلین ناقض وضو ہے جبکہ عاقل بالغ نماز مین قہقہہ لگاوے نماز بھی رکوع اور سجدہ والی ہو بارادہ ہنسے یا بھولے سے ہنسے۔
مسئلہ (۱) اگر کوئی شخص نماز مین سو گیا اور وہ ہنسا نماز اُسکی جاتی رہیگی اور وضو نہ جائیگا۔
مسئلہ (۲) اگر بھول گیا کوئی شخص کہ وہ نماز مین ہے اور وہ ہنسا وضو اُسکا جاتا رہیگا۔
مسئلہ (۳) اگر کوئی بچہ ہنسے نماز مین وضو اُسکا نہ جاوے گا ہان مراہق جو قریب بلوغ کے ہو اگر ہنسے تو اُسکا وضو جاتا رہیگا۔
مسئلہ (۴) اور بنا کرنے والا (آگے اسکا حال معلوم ہوگا) اگر وضو کر کے پلٹا اور راستہ مین ہنسا نماز اُسکی ٹوٹ جائیگی اور وضو اُسکا نہ جاوے گا۔
مسئلہ (۵) اگر کسی نے غسل کیا اور نماز اُسنے پڑھی (کیونکہ غسل طہارت ادا کرنے سے وضو کا پھر کرنا ضروری نہین رہتا)

اور نماز مین قہقہہ اسنے لگایا اسکا غسل نہ ٹوٹیگا بلکہ اُن اعضا کی
طہارت جاتی رہیگی جو وضو کے ہین۔
مسئلہ (۶) اگر کسی نے قہقہہ لگایا نماز جنازہ یا سجدۂ تلاوت مین
تو اُسکا وضو نہ ٹوٹیگا کیونکہ وہ نماز صاحب رکوع و سجود دونو نکی نہین ہے۔
فائدہ وضو کی چار قسمین ہین ایک فرض ایک سنت ایک مستحب ایک
واجب فرض وہ ہی جو نماز پڑھنے کی غرض سے کیا جائے بدون
اُسکے نماز نہین ہوتی ہے یا قرآن شریف بے غلاف چھونے کے لیے
یا سجدۂ تلاوت کرنے کے واسطے وضو کیا جائے۔
واجب جو طواف کعبہ کرنے کی غرض سے کیا جائے۔
سنت جو سوتے کے وقت کیا جائے زیارت قبور کے واسطے کیا جائے
مسجد مین داخل ہونے کے لیے کیا جائے منہ زبانی قرآن شریف
پڑھنے کے لیے کیا جائے بیوی سے مقاربت کرنے کے وقت کیا جائے
مستحب کتب فقہ چھونے کے لیے وضو کیا جائے۔ علما اور فضلا کی
زیارت کرنے کے وقت کیا جائے۔ جھوٹ بولنے کے بعد اور غیبت کرنیکے بعد
کیا جاے۔

طریقہ وضو کا اور اسمین جو دعائین پڑھنا چاہیین ترتیب وار لکھتا ہون تاکہ آسانی ہو۔

مسئلہ اگر کسی شخص کی جماعت جاتی ہے تو آداب چھوڑ دے اور اگر اُسپر بھی خوف فوت ہو تو مرتبہ وار صرف فرض پر اکتفا کرے بہتر یہ ہے کہ کل اعضا ایک ایک مرتبہ دھوئے۔

کیفیت وضو مع آداب

اولاً وضو کی نیت اس طرح پر کرے نویت ان اتوضأ رفعاً للحدث واستباحةً للصلوٰة وتقرباً الی اللہ تعالیٰ وانقطاعاً عما سواہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بسم اللہ العلی العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام اسکے بعد تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور انگلیوںمین خلال کرے اور ہاتھ دھوتے وقت اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم الاسلام حق والکفر باطل والحمد للہ الذی جعل الماء طھوراً والاسلام نوراً پڑھے پھر تین مرتبہ کلی کرے اور مسواک کرے

پہلی کلی کے وقت اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم دوسری کلی
کے وقت اللھم اسقنی من حوض نبیك کاسا لا ظما بعدہ
ابدا اللھم اعنی علی تلاوۃ ذکرك وشکرك وتلاوۃ کتابك
اور تیسری کلی کے وقت اللھم صل وسلم علی محمد وعلی اٰل
محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ ناک میں پانی لے پہلی مرتبہ اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلی الہ وسلم دوسری مرتبہ اللھم لا تحرمنی رائحۃ نعیمك
وجنانك اللھم ارنی رائحۃ الجنۃ وارزقنی من نعیمہا ولا
ترحنی رائحۃ النار اور تیسری مرتبہ اللھم صلی وسلم علی
محمد وعلی اٰل محمد پڑھے بعد ازاں تین مرتبہ منھ دھوئے اور اگر
داڑھی ہو تو اسمیں خلال کرے اور پہلی مرتبہ منھ دھوتے وقت
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم دوسری مرتبہ اللھم بیض وجہی
بنورك یوم تبیض وجوہ اولیائك ولا تسود وجہی یوم

تسود وجوہ اعدائک اور تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی
ال محمد پڑھے بعدازان داہنا ہاتھ کہنیون سمیت تین مرتبہ
دھوئے پہلی مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان
محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ وسلم دوسری بار
اللہم اعطنی کتابی بیمینی وحاسبنی حسابا یسیرا اور
تیسری مرتبہ اللہم صل وسلم علی محمد وعلی آل محمد پڑھے
بعدازان بایان ہاتھ کہنیون سمیت تین مرتبہ دھوئے پہلی مرتبہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ آخر تک اور دوسری مین اللہم لا
تعطنی کتابی بشمالی ولا من وراء ظہری اور تیسری بار درود
مذکورۂ بالا پڑھے بعدازان سرکا مسح کرتے وقت اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
علی الہ وسلم اللہم اظلنی تحت ظل عرشک اللہم غشنی
برحمتک وتنزل علی من برکاتک اللہم صل وسلم علی محمد
وعلی آل محمد پڑھے بعدازان کانونکا مسح کرتے وقت اشہد ان
لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلیٰ آلہ وسلم اللھم اجعلنی من الذین یستمعون القول ویتبعون احسنہ پڑھے بعد ازان گردن کا مسح کرتے وقت اشھد ان لآ الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اللھم اعتق رقبتی من النار اللھم صل وسلم علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد پڑھے۔ بعد ازان داہنا پیر تین مرتبہ دھوئے اور خلال کرے پہلی مرتبہ دھوتے وقت تشہد مذکورۂ بالا دوسری مرتبہ اللھم ثبت قدمی علی الصراط یوم تزل فیہ اقدام المنافقین اور تیسری مرتبہ درود مذکورۂ بالا پڑھے۔ اسیطرح بایان پاؤن دھوئے صرف دوسری مرتبہ دھونے کے وقت اللھم اجعلنی سعیی مشکورا وذنبی مغفورا وعملی مقبولا وتجارتی لن تبور پڑھے۔ اور اول اور آخر داہنے پاؤن دھوتے وقت جو ادعیہ پڑھے ہین وہی پڑھے۔ اور بعد تمامی وضو بلا فصل اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین واجعلنی من عبادک الصلحین واجعلنی من الذین لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون سبحنک اللھم

وبحمدك اشهد انك لا الٰه الا انت وحدك لا شریك لك
واشهد ان محمدا عبدك ورسولك استغفرك واتوب الیك
پڑھے پھر اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم ایک بار پھر
بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اور سورۂ قدر یعنی انا انزلنا ہ
تین بار پڑھے۔ بعد اسکے اگر روزہ دار نہو تو کھڑے ہو کر تین گھونٹ
بقیہ وضو کے پانی سے پیے اسطرح پر کہ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
کہکر پہلا گھونٹ پیے پھر الحمد للّٰہ کہے بعد اُسکے بسم اللّٰہ کہکر
دوسرا گھونٹ پیے اور الحمد للّٰہ رب العلمین کہے پھر بسم اللّٰہ
کہکر تیسرا گھونٹ پیے اور الحمد للّٰہ رب العلمین الرحمٰن الرحیم
کہے۔ بعد اسکے یہ دعا پڑھے اللھم اشفنی بشفائك وداونی
بدوائك واحفظنی من الوحل والامراض والاوجاع
برحمتك یا ارحم الراحمین اور اگر روزہ دار ہو تو بجائے
پینے کے تین مرتبہ بطریقۂ مذکورہ کلی کرے۔

احکام غسل

غسل اگر غین کو زبر ہو تو معنی اُسکے دھونے کے ہیں اور اگر پیش

ہو تو نہانے کے ہین اور یہان پر یہی مراد ہی یعنی تمام جسم پر پانی کا بہانا

فرائض غسل کے چار ہین

تمام بدن کا دھونا۔ کلی کرنا۔ ناک مین پانی لینا۔ اور نجاست بھری ہوئی کو دھونا۔ تمام بدن سر کے بالون سے پانؤن کے تلوے کی کھال تک مراد ہی اور ہونٹھ کے درمیان جو جلد معلوم ہوتی ہے اُسکا دھونا بھی فرض ہے اور کلی کرنا اور ناک مین پانی لینے مین بھی مبالغہ چاہیے اور نجاست جہان بھری ہو اُسکو دور کرنا چاہیے۔

مسئلہ (۱) اگر جنب دریا یا تالاب مین ہی اور اُس نے ایک مرتبہ تمام بدن کو پھیلا دیا کہ تمام بدن بھیگ گیا غسل اُسکا ہوجائیگا۔

مسئلہ (۲) اگر وہ شخص جسکا ختنہ نہین ہوا اور وہ کھال اُسکی باقی ہے اور پانی قلفہ کے نیچے نہ پہونچا تو غسل اُسکا ہوجائیگا۔

مسئلہ (۳) اگر کسی عورت یا مرد کے ناخن کے نیچے خمیر یا آٹا جم کے خشک ہوگیا ایسا کہ پانی اُسکے نیچے نہین پہونچ سکتا اُسکو چھڑائے اور دھوئے۔

سنت غسل کی

نیت پہلے قلب مین نہانے کی کرے اور زبان سے کہے
نویت الغسل لرفع الجنابة نیت کرتا ہون مین نہانے کے
جنابت کے دور کرنے کے لیے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کہکر ہاتھ دھوئے پھر استنجا کرے پھر جو نجاست لگی ہو اُسکو
دھوئے (اور مستحب یہ ہی کہ سیدھی طرف سے دھوئے) پھر وضو
کرے جیسا نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے مگر جو جگہ ایسی ہو جسمین
پانی رکا رہتا ہے پاؤن نہ دھوئے پھر پانی تین بار سر سے
پاؤن تک بہائے پھر اگر پاؤن نہین دھوئے ہین صاف
جگہ پر آکر پاؤن دھوئے۔

مسئلہ (۱) کسی شخص کے سر کے بال تھوڑے سے خشک
رہگئے جبتک پانی وہان نہ پہونچے جنابت باقی ہی۔

مسئلہ (۲) ضروری ہے اُس شخص پر جو تنگ انگوٹھی
پہنے ہے یہ کہ انگوٹھی کو حرکت دلائے یہانتک کہ پانی اُسکے
نیچے پہونچ جائے۔

مسئلہ (۳) خلال کرنا اُنگلیون مین جبکہ پانی پہونچ گیا ہو سنت ہی اگر پانی نہین پہونچا تو فرض ہے پانی پہونچانا۔

مسئلہ (۴) اگر کوئی شخص صاف گچ یا پتھر پر جہان پانی نہین رُکتا ہے نہا رہا ہی اور اُسنے اپنے پاؤن بعد غسل کے دھو لیے تو اُس کو دُہرانا پاؤن دھونے کا ضروری نہین بلکہ اسی جگہہ پر دھو لینا ہی کافی ہے۔

مسئلہ (۵) اگر کسی مرد کے بال بہت بڑے بڑے ہین اور چوٹی گندھی ہے تو اُسکا کھولنا اور بالونکی جڑ تک پانی پہونچانا ضرور ہے اگر عورت کی چوٹی گندھی ہے اُسکو چوٹی کھولنے کی ضرورت نہین اگر پانی جڑون تک بالونکے پہونچ گیا ہی۔

مسئلہ (۶) اگر عورت نے کوئی خوشبو کی چیز سر پر تھوپ لی ہے ایسی کہ جب تک وہ دور نہو پانی جڑ تک نہ پہونچے چھڑانا اُسکا ضروری ہے۔

مسئلہ (۷) اگر عورت پانی خریدنے کی محتاج ہو جنابت کے نہانے کے لیے تو قیمت اُس پانی کی اُس کے زوج پر ہے

اگر عورت مالدار نہو کہا جاتا ہے کہ کہا جائے اُس سے کہ اگر تو قیمت
اس پانی کی نہین دیتا ہے تو عورت کو اجازت دے کہ پانی تک
جائے یا تو خود لادے اور ابو اللیث نے کہا ہی کہ قیمت واجب
ہوگی زوج پر جیسا کہ پینے کے پانی کی قیمت اُسپر واجب ہی لیکن
وضو کے پانی کی سب کے نزدیک زوج پر قیمت واجب ہی اور قیمت
حیض کے غسل کے پانی کی اگر حیض منقطع ہوگیا ہو دس دن سے
اکم مین تو زوج پر ہی ورنہ عورت پر۔

جو چیزین غسل کو توڑ دیتی ہین اور پھر غسل واجب ہوتا ہے
چار ہین۔ انزال منی کا لذت سے۔ غائب ہوجانا حشفہ کا قبل
یا دبر مین اور حیض اور نفاس کا انقطاع۔ منی وہی پانی ہے
جس سے لڑکا پیدا ہوسکتا ہے عورت اور مرد دونون کے نکلتا ہے
امام ابو یوسف کہتے ہین کہ شرط ہی کہ شہوت سے کود کر نکلے۔
اور امام ابو حنیفہ اور امام محمد کہتے ہین کہ اُسکا خروج بھی اگرچہ
بلا دفق کے ہو سبب غسل کا ہی فتویٰ اسی پر ہی۔

مسئلہ (۱) اگر احتلام ہو کسی کو یا دیکھا اُسنے کسی عورت کو

بشہوت اور جدا ہوی منی شہوت سے لیکن جب وہ نکلنے کے قریب پہونچی تو اُس شخص نے منہ کو ذکر کے مضبوط باندھ لیا یہانتک کہ شہوت اُسکی جاتی رہی پھر چھوڑ دیا اُسنے پھر منی نکلی بغیر شہوت کے امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک غسل واجب ہوگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک واجب نہوگا۔

مسئلہ (۲) اگر کسی شخص کو انزال ہوا اور وہ نہایا پھر بعد نہانے کے پیشاب کیا اُسنے تو کچھ منی نکلی طرفین کے نزدیک غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ (۳) اگر کوئی جاگا اور اُسنے دیکھا کہ ذکر پر یا ران پر کچھ تری ہی اور احتلام اُسکو نہین یاد ہی تو اگر ذکر اُسکا سونے کے قبل منتشر تھا تو غسل اُسپر نہین مگر یہ کہ یقین کرے کہ یہ منی ہی اگر ساکن تھا قبل سونے کے تو اُسپر غسل ہے خجندی مین ہے اگر منی ہے واجب ہوگا غسل بالاتفاق اور اگر مذی ہے واجب ہوگا غسل نزدیک امام محمد اور امام اعظم کے برابر ہے کہ اُسکو احتلام یاد ہو یا نہو اور ابو یوسف کہتے ہین نہین واجب ہوگا

جبتک نہ یقین کرے احتلام کو۔
مسئلہ (۴) خروج مذی کا کہ ملاعبت کے وقت نکلتی ہی
اور ودی کہ پانی سفید بعد پیشاب کے نکلتا ہے اور احتلام
کہ انزال منی کا اسمین نہوا اور نہ داغ دکھائی دیا ہو سو جب
غسل نہین ہے غیبوبت حشفہ قبل مین ہو یا دبر مین یعنی سر
ذکر کا وہ کھال جو بعد ختنہ کرنے کے اُونچی سی ہو جاتی ہی اُسکا
غائب ہو جانا پیشاب کے مقام مین عورت کے ہو یا پاخانہ کے
مقام مین مرد اور عورت کے ہو دونو پر غسل واجب ہوتا ہی۔
مسئلہ (۵) اگر کوئی شخص ایسا ہی جسکا ذکر بعد حشفہ کٹ گیا
تو اُسکو جب اُتنی مقدار ذکر کی داخل ہو غسل کرنا فرض ہوگا۔
حیض وہ خون ہے جسکو عادتاً رحم عورت کا پھینکتا ہی کم سے کم
مدت اُسکی تین شبانہ روز ہین اور اکثر مدت اسکی دس روز ہین
اور پاکی ایام حیض مین حیض کا حکم رکھتی ہے۔
مسئلہ (۶) اگر کسی عورت کو تین دن حیض کا خون آیا
پھر بند ہوگیا دسوین روز پھر خون آیا وہ سب پورے دس دن

حیض کے ہین اور اب اسکے بعد اگر خون آئے تو وہ حیض نہین ہے
نفاس وہ خون ہے جو بعد ولادت کے جاری ہوتا ہے اقل مدت
اُسکی کوئی مقرر نہین کسی عورت کو لمحہ بھر آتا ہے اکثر مدت اُسکی
چالیس روز ہین اور بعد مدت حیض و نفاس کے جو خون دیکھے
وہ حیض نہین بلکہ استحاضہ ہے اُسکا حکم آگے بیان ہوتا ہے۔
جنب اور حائض اور نفسا مسجد مین نہ جائین اور کلام اللہ نہ چھوین
اور کلام اللہ نہ پڑھین اور طواف کعبہ نکرین اور حائض اور نفسا سے
صحبت نکرین اور روزہ ایام حیض و نفاس مین نہ رکھین قضا کرین
اور نماز نہ پڑھین نہ قضا کرین۔
مسئلہ (۷) استحاضہ وہ خون ہے جو بعد مدت حیض و نفاس
کے آتا ہے اُسمین اور نکسیر مین کوئی فرق نہین وضو کرے اور نماز
پڑھے اسیطرح ودی اور مذی وغیرہ ہے۔
فائدہ۔ چار غسل فرض ہین (۱) وہ غسل جو فاعل و مفعول
دونون پر واجب ہے حشفہ کے قبل یا دبر مین داخل کرنیکی وجہ سے
خواہ انزال ہو یا نہو (۲) اُس انزال سے جو بوجہ شہوت کے

کسی وجہ سے ہو خواہ جانور کے ساتھ وطی کی ہو یا زلق لگایا ہو یا میت
کے ساتھ وطی کی ہو یا بوجہ احتلام کے انزال ہوا ہو یا بوجہ بوسہ کے
یا چھونے کے بشہوت انزال ہوا ہو تو غسل واجب ہے ورنہ
ان صورتوں میں غسل فرض نہیں ہے (۳) غسل حیض (۴) غسل
نفاس - چار غسل سنت ہیں غسل جمعہ غسل عیدین کا غسل
احرام کا غسل عرفہ کا دو غسل واجب ہیں غسل میت کا
اور غسل اس شخص کا جو حالت جنابت میں اسلام لایا ہو لیکن
ان دونوں کو شراح نے فرض میں شمار کیا ہی۔
غسل مستحب بہت ہیں جیسے غسل کافر اور کافرہ کا جو کہ مسلمان
ہوں اور لڑکی اور لڑکے کا جبکہ سن بلوغ کو پہونچیں اور
مجنوں جبکہ اچھا ہو۔

احکام نجاست کے دور کرنیکے

نجاست خواہ بدن پر ہو یا کپڑے پر پانی یا ایسی چیزوں سے
دور کی جائے جنسے ازالہ نجاست کا ہو سکتا ہی جیسے گلاب و سرکہ
بقدر سا ایک درم کے یعنی کف دست کے برابر نجاست غلیظہ

عفو ہی نجاست غلیظہ جیسے پیشاب ور پاخانہ اور خون اور شراب
اور مرغی کا غلیظ اور اُن جانوروں کا پیشاب ور گوشت جو کھائے
نہین جاتے ہین اور گوبر اور لید وغیرہ اور ربع جا نجاست خفیفہ عفو ہی
نجاست خفیفہ جیسے ایسے جانوروں کا پیشاب جو کہائے جاتے ہین اور
گھوڑے کا پیشاب اور اڑنے والے پرندوں کا پیشاب اور گوشت
جو کھائے نہین جاتے ہین اور مچھلی کا خون اور گدھے اور خچر
کا لعاب دہن اور پیشاب کی ایسی باریک چھینٹین جو
سوئی کے ناکے کے برابر ہون جو نجاست جسم رکھتی ہے وہ
اُس جسم کے دور کرنے سے پاک ہوتی ہی اور غیر جسم تین تین
مرتبہ دھونے سے پاک ہوتی ہی۔

جائز ہی غسل اور وضو برسات کے پانی سے اور چشمہ اور دریا کے
پانی سے اگر تغیر دے اُسکو پاک چیز یعنی رنگ یا بو یا مزہ بدل جائے
پانی نجس ہو جاتا ہی نجس چیز کے گرنے سے اگر وہ دہ ور دہ یا جاری نہو
کنوین کا پانی بھی نجاست گرنے سے ناپاک ہو جاتا ہی کنوین کا
پورا پانی نکالا جائے اگر کوئی نجس چیز گری ہی یا آدمی یا کتا

یا بکری یا بھینس گرکے مری ہو اگرچہ نہ پھولی نہ پھٹی ہو اور اگر
چھوٹے جانور گرے ہون مثل چوہے وغیرہ کے اور پھول جائین اور
پھٹ جائین تو بھی پورا کنوان اُنچا جائے اگر مرغ یا کبوتر یا بلی
کے برابر جانور گرے اور پھولے پھٹے نہین تو پچاس ڈول نکالے
جائین اگر چوہا چڑیا گر گر یا وغیرہ گری ہون اور پھولی پھٹی
نہون مرگئی ہون تو بیس ڈول متوسط نکالے جائین گے۔

احکام تیمم کے

تیمم قائم مقام غسل کے ہے اگر غسل کی نیت ہو اور وضو کے
قائم مقام ہو اگر وضو کی نیت ہو۔

تیمم کہتے ہین ایکبار ہاتھ کو خاک پاک پر یا اُن چیزون پر
جو زمین سے پیدا ہوئی ہین مارنا اور منہ پر پوری طور سے
ہاتھونکا پھیر لینا پھر دوبارہ ہاتھ مارنا اور کہنی سمیت دونون
ہاتھون پر دونون کا پھیر لینا اور نیت کرنا بھی فرض ہے تیمم اگر غسل
کے عوض ہو تو جو چیزین غسل کو توڑتی ہین اُن سے یہ بھی ٹوٹ جاتا ہی
اور اگر وضو کے عوض ہو تو نواقض وضو اُسکو توڑ دیتے ہین۔

تیمم اُسی وقت جائز ہی جبکہ قدرت پانی پر نہو اگر پانی پر قادر ہوگیا تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہی۔

قدرت پانی پر نہو جیسے وہ شخص بقدر ایک میل کے پانی سے دور ہو میل چار ہزار گز شرعی کا ہوتا ہی اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہی یا خوف ہو مرض کے پیدا ہونے یا بڑھجانے کا یا خوف ہو عدو کا یا خوف ہو تشنگی کا کہ اُسکے پاس پانی صرف پینے کا ہی یا ڈول اور رسّی پاس نہین ہی نہ کوئی پانی دیتا ہی نہ ڈول لوٹا رسّی دیتا ہی۔

احکام موزہ پر مسح کرنے کے

اگر موزہ طہارت کامل یعنی باوضو ہونیکی حالت مین پہنا گیا ہو تو اُسپر وضو کے وقت پھر مسح کرلینا کافی ہی غسل کے لیے اُتارنا چاہیے مسافر کو مسح کرنے کے وقت سے تین شبانہ روز اور مقیم کو ایک شبانہ روز موزہ پر مسح کرنا جائز ہی۔

طریقہ مسح کا موزہ پر یہ ہی کہ ہاتھ کو تر کرکے اُنگلیون سے پاؤن کی پنڈلی تک موزہ پر خطوط کھینچے۔

اگر بقدر تین اُنگل پیر کی چھنگلیا کے موزہ پھٹ گیا ہو تو اُسپر

مسح کرنا جائز نہین ہی
جو چیزین وضو کو توڑتی ہین موزہ کے مسح کو بھی توڑتی ہین اور
اگر موزہ کی مدت ختم ہو گئی ہی تو پھر مسح اُسپر جائز نہین پیر کا
دھونا ضرور ہی مسح کرنا پٹی اور کھپچی پر جو چوٹ اور زخم وغیرہ
پر باندھی جاتی ہین جائز ہی۔
مدت اُسکی چوٹ اور زخم وغیرہ کا اچھا ہو جانا ہے

نماز کی دوسری شرط

شرمگاہ کا پردہ کرنا یعنی ڈھانپ لینا شرمگاہ کو ایسے کپڑے
سے کہ جس سے اسکے نیچے کی چیز دکھائی نہین دیتی ہی
مسئلہ (۱) اگر کسی شخص نے نماز پڑھی ایسے کپڑے مین جسکے
نیچے جلد دکھائی دیتی ہی نماز اُسکی نہوگی جیسے جالی یا ململ وغیرہ
مسئلہ (۲) اگر کسی نے نماز پڑھی اندھیرے گھر مین ننگے
اور اُسکے پاس کپڑے پاک ہین نماز اُسکی نہوگی۔
مسئلہ (۳) اگر کسی نے نماز پڑھی پانی مین ننگے اگر پانی
ملگجا ہی نیچے کی چیز دکھائی نہین دیتی نماز ہو جائیگی اگر صاف

پانی سے نماز نہوگی۔

مسئلہ (۴) مرد کے لئے مکروہ ہی نماز پڑھنا ریشم کے کپڑے پہنکر اور ریشم کے کپڑے کے اوپر بھی نماز پڑھنا مکروہ ہے لیکن اگر کسی نے نماز پڑھی نماز ہوجائیگی۔ جیسے کسی نے نماز پڑھی غصب کے کپڑے پر یا غصب کی زمین پر یا وضو کیا غصب کے پانی سے نماز ہوجائیگی۔

شرمگاہ مرد کی ناف کے نیچے سے گھٹنا سمیت اور آزاد عورت کا کل جسم شرمگاہ ہی مگر اوسکا منہ اور ہتیلیاں (ستر نہین ہین) امام قدوری کی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ عورت کے قدم بھی عورت (داخل ستر) ہین اور ہدایہ مین ہی کہ اصح یہ ہی کہ وہ عورت نہین ہی اور کہا گیا ہی کہ صحیح یہ ہی کہ قدم عورت کے ستر مین داخل ہین دیکھنے اور چھونے کے اعتبار سے اور نماز اور چلنے کے اعتبار سے ستر نہین ہین۔

ہتیلی سے مراد باطن اُسکا ہی لیکن ظاہر ہتیلی کا شرمگاہ ہے اور لونڈی کے حق مین شرمگاہ وہی ہی جو مرد کی ہی لیکن

پیٹ اور پیٹھ اُسکی شرمگاہ مین داخل ہی اور حکم خنثی کا حکم عورت کا ہی اگر خنثی غلام ہی تو حکم اُسکا لونڈی کا ہی۔

شرمگاہ کی دو قسمین ہین غلیظہ جیسے قبل یا دبر اور خفیفہ سوا اسکے ستر کا کم کھلجانا نماز کے ادا کا مانع نہین لیکن زیادہ کھلجانا مانع ہی۔ مانع کی حد چوتھائی عضو کا کھلجانا ہی تو اگر کم ربع سے کھل گیا نماز نہ ٹوٹیگی ایسے ہی اگر اتنا متفرق کھلا ہی کہ اگر سب جمع کیا جائے تو ربع عضو ہوجائے تو یہ بھی امام محمد اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک مانع ہی لیکن نزدیک امام ابو یوسف کے نصف عضو مانع ہی اگر نصف یا زیادہ نصف سے کھلا تو اُنکے نزدیک مانع ہی ورنہ نہین۔ اور عضو جیسے پیٹ ران پنڈلی سر لٹکے ہوے بال سر سے عورت کے یہانتک کہ اگر کھلجائے کوئی چوتھائی اُنہین کا مانع ہوجائیگا اور ذکر تنہا اور انثیین تنہا اور دبر تنہا اور پنڈلیان چوتڑ کی تنہا ایک ایک عضو کا حکم رکھتی ہین اور چھاتیان عورت کی اگر سینے پر اُٹھی ہین تو سینہ مین شامل ہین اور اگر لٹک گئی ہین تو تنہا خود ایک عضو ہین۔ چوتھائی کھلجانے مین

شرمگاہ غلیظہ اور خفیفہ دونون یکسان ہین۔
مسئلہ (۱) اگر کسی عورت نے نماز پڑھی اور اُسکی چوتھائی پنڈلی کھلی ہوئی ہی تو نماز دُہرائے امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اگر چوتھائی کان عورت کا کھل گیا ہی تو اُسکی نماز نہوگی۔
فائدہ۔ تمرتاشی نے کہا ہی ہر عضو عورت کا شرمگاہ ہے جب اُس کے بدن سے کاٹ لیا جائے تو اُسکی طرف دیکھنا جائز ہے یا نہین اور اسمین دو روایتین ہین ایک یہ کہ اُسکی طرف دیکھنا جائز ہی کہ وہ مثل تھوک اور خون کے ہی دوسرے یہ کہ نہین جائز ہی یہی روایت اصح ہی۔ ایسا ہی حکم ذکر کا ہی جب کاٹ لیا گیا ہو اور جھانٹین جبکہ مونڈ ڈالی گئی ہون اصح یہ ہی کہ دیکھنا نہین جائز ہی اور کہتے ہین کہ جائز ہی اس وجہ سے کہ جب جدا ہو گیا بدن سے انسان کے حرمت اُسکی جاتی رہی۔
مسئلہ (۲) اگر لونڈی نماز پڑھنے مین آزاد کر دیگئی تو اُسکی نماز ہو جائیگی اگرچہ وہ پردہ آزاد عورت کا نہین کیے ہو بخلاف ننگے کے اگر نماز کی حالت مین اسکو کپڑا ملجائے تو اُس کی نماز

جاتی رہیگی پھر اگر کپڑا لینے تین قدم یا اُس سے کم چلا تو نماز
فاسد نہوگی اگر اس سے زیادہ چلا نماز فاسد ہو جائیگی۔
مسئلہ (۳) اگر کوئی شخص ایسی چیز ہی نہ پائے جس سے
نجاست کپڑے کی دور کرے تو اُسی کپڑے سے نماز پڑھے اور
دُہرانا ضروری نہین ہے اور پر دو وجہون کے ہے اگر چوتھائی یا زیادہ
چوتھائی سے کپڑا طاہر ہے نماز پڑھے اُسی کپڑے مین اگر ننگے
نماز پڑھے نماز نہوگی اور اگر کم چوتھائی سے پاک ہے امام محمد کے
نزدیک یہی حکم ہے نہین جائز ہے اُسکو ننگے نماز پڑھنا اور نزدیک
صاحبین کے اُسکو اختیار ہے نماز پڑھے ننگا یا اُس کپڑے مین اور ایسے
کپڑے کو پہنے نماز پڑھے تو یہ افضل ہے۔
مسئلہ (۴) جو شخص کسی کپڑے پر خواہ ریشم کا ہو یا کسی
چیز کا ہو نہ قادر ہو تو ننگا بیٹھکر نماز پڑھے اس طرح کہ اشارہ
کرے رکوع اور سجدہ کا اگر کھڑے کھڑے نماز پڑھے نماز ہو جائیگی
لیکن اول صورت افضل ہے
مسئلہ (۵) اگر دو شخص ایک کپڑے دونون طرفون سے

ڈھانپے ہوئے نماز پڑھتے ہیں دونوں کی نماز ہوجائیگی ایسے ہی اگر کوئی نماز پڑھتا ہو اور ایک طرف اپنے کپڑے کا کسی سوتے ہوئے پر ڈالدے نماز اُسکی ہوجائیگی۔

نماز کی تیسری شرط

نیت کرنا (۳) علم پہلے ہوجائے جو کام کرنیوالا ہی اُسکا یہ شرط ہی قلب سے جانتا ہو اگر زبان سے ادا کرے تو سنت ہی ہاتھ اُٹھا کے اگر نماز فرض کی نیت ہی تو اُسکی تعیین کردے جز یہ نہیں کافی ہی محض اسکی نیت کرنا کہ فرض ادا کرتا ہی کیونکہ فرض کی بہت قسمین ہین ہان اگر نیت کرے کہ فرض اسوقت کی جائز ہے مگر جمعہ مین نہین جائز ہی یہ اسوقت جبکہ وقت موجود ہو آیین نماز پڑھے اگر وقت جاچکا اُسکے بعد اُسنے کہا کہ اسوقت کی نماز پڑھتا ہون اور وقت جانیکا حال نہین جانتا ہی نماز نہوگی مثلاً ظہر کے بعد وقت عصر کا ہی اگر اُسنے اُسوقت کے فرض کی نیت کی تو اُسنے نیت کی عصر کی اور صلوۃ عصر کی نیت سے صلوۃ ظہر نہین ادا ہوسکتی ہان اگر اُسنے نیت کی آج کے دن کے ظہر کی

اگرچہ وقت جا چکا ہو نماز ظہر کی ادا ہو جاوے گی۔ لیکن اگر نماز نفل کی ہو تو کافی ہو مطلق نیت نماز کی۔

اور اختلاف کیا گیا ہو تراویح مین اصح یہ ہو کہ نہین جائز ہے مگر ساتھ نیت تراویح کے اور متاخرین کہتے ہین کہ تراویح اور سنتین مطلق نماز کی نیت سے ادا ہو جاتی ہین مگر اختیار رہی کہ تراویح یا اور سنت کی خاص نیت کرے سنت مین نیت کرے سنت کی اور وتر مین نیت کرے وتر کی اور ایسی ہی عیدین مین عیدین کی۔

نماز کی چوتھی شرط

منھ کرنا قبلہ کے رخ یعنی ہندوستان سے مغرب کی طرف منھ کرنا شرط ہی۔

لہذا فرض یا نفل نمازین یا سجدۂ تلاوت یا صلوۃ جنازہ قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کرکے پڑھنا جائز نہین ہو اور اگر کسی نے بہ ارادہ جان بوجھ کے بے عذر غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھی تو کافر ہوگا مگر جبکہ عدو کا خوف ہو یا درندونکا یا کیڑونکا تو غیر سمت

قبلہ پر نماز درست ہو اسی طرح جو شخص کسی پٹرے پر دریا مین
بہا جاتا ہو اور اُسکو خوف ہو کہ اگر رخ قبلہ کی جانب کریگا
تو گر پڑیگا یا جو مریض قبلہ کی طرف نہین پھر سکتا یا پھر سکتا ہے
لیکن مرض کے بڑھجانیکا خوف ہو تو ایسے شخصون کو غیر سمت
قبلہ پر نماز پڑھنا جائز ہی۔
اگر قبلہ کا رخ مشتبہ ہو اور کوئی موجود بھی نہین ہی کہ جس سے
پوچھے تو سمت قبلہ مین اجتہاد کرے اور اُسی طرف نماز پڑھے
مسئلہ اگر کسی شخص کا اجتہاد کسی ایک طرف نہین واقع
ہوتا ہی تو بعض لوگون کے نزدیک نماز مین تاخیر کرے اور
بعضون کے نزدیک چارون طرف نماز پڑھے۔
مسئلہ سمت قبلہ نمعلوم ہونے کی صورت مین دوسرے
شخص سے پوچھ لینا واجب ہی اور اگر اُسنے نہ پوچھا تو نماز نہوگی۔
اور اگر بعد نماز پڑھنے کے اُسکو معلوم ہوا کہ غلط رخ پر نماز پڑھی
تو نماز نہ دُہرائے اور اگر اندر نماز کے اُسکو معلوم ہوا کہ وہ غلطی پر ہے
تو نماز مین رو بقبلہ ہو جائے اور اُسی نماز کو پورا کرے۔

مسئلہ اگر کسی نے نماز پڑھی تحری یعنے غور سے اور قبلہ کی طرف ہے لیکن پوچھا نہین اُس شخص سے جو موجود ہی تو اُسکی نماز امام ابی یوسف کے علاوہ کسی امام کے نزدیک نہو گی۔

مسئلہ اگر کسی نے تحری کی اور ایک طرف اُسکے ذہن کو سبقت ہوی پھر بھی اُسنے اُسکے خلاف رخ کر کے نماز پڑھی تو اُسکی نماز نہو گی۔

نماز کی پانچوین شرط

اوقات نماز مین نماز پڑھنا (۵) اول وقت فجر کا وہ وقت ہے کہ روشنی پھیلتی ہوئی افق سے نکلے جسکو عرف مین صبح صادق کہتے ہین اور آخر وقت اُسکا آفتاب کے طلوع ہونے تک ہی۔
تاخیر کرنا فجر مین مستحب ہی اسقدر کہ اگر یہ شخص نماز پڑھ چکے اور اُسکو ظاہر ہو کہ مین نجس تھا یا بغیر وضو تھا تو پھر وضو کر کے اور پاک ہو کے اچھی طرح سے نماز پڑھے۔

دو وقت ظہر اول وقت ظہر وہ ہی جبکہ آفتاب ڈھل جائے اور آخر وقت ظہر جبکہ سوائے سایہ زوال کے ہر چیز کا دوہرا

ہو جائے اور مستحب وقت جاڑون مین جلدی کرنا اور گرمی مین تاخیر کرنا
گرمی مین تاخیر کرنا اتنی دیر تک کہ سایہ ہر شے کا سوائے سایہ
زوال کے ایک مثل ہو جائے مستحب ہے بشرطیکہ نماز جماعت سے
مسجد مین پڑھی جائے اور ملک گرم ہو اور بہت شدید گرمی ہو۔
اول وقت عصر کا بعد وقت ظہر کے ہے اور آخر اُسکا جبکہ غروب
ہو جائے آفتاب اور مستحب وقت اُسکا تاخیر کرنا نماز مین جبتک کہ
آفتاب متغیر نہو یعنی آنکھین آفتاب کی سہار اچھی طرح سے کرلین
اور مکروہ وقت بعد زرد ہو جانے آفتاب کے ہے
مسئلہ اگر کسی نے نماز فجر پڑھی اور اُسکی دوسری رکعت
مین آفتاب نکل آیا نماز اُسکی ٹوٹ جائیگی اور اگر نماز عصر کی چوتھی
رکعت مین آفتاب غروب ہو گیا نماز اُسکی ہو جائیگی۔
اول وقت مغرب کا جبکہ آفتاب غروب ہو جائے آخر اُسکا جبکہ سفید
شفق غروب ہو اور مستحب تعجیل ہے
اول وقت عشا کا جب مغرب کا وقت نہ رہے اور آخر اُسکا
فجر کے وقت تک ہے۔ تاخیر عشا کی تہائی رات تک گرمی مین

مستحب ہی اور جاڑ دن مین جلدی اور تاخیر نصف رات تک
مباح ہی اور بعد نصف کے مکروہ ہی
اول وقت وتر کا بعد نماز عشا کے ہی اور آخر اُسکا جبتک فجر
طلوع نہ کرے اور مستحب ہے وتر تہجد کے بعد پڑھنا اگر وثوق
پورے طور سے تہجد کے واسطے اُٹھنے کا نہو تو عشا کے ساتھ ہی پڑھ لینا بہتر ہے
اول وقت تہجد کا بعد نصف لیل کے ہی اور آخر اسکا فجر کے طلوع
ہونے تک ہی اور مستحب وقت اُسکا تہائی رات جب باقی رہجاے

فرائض نماز کے چھ ہین

تکبیر تحریمہ کی (۱) گویا کہ یہ مثل گھر کے دروازہ کے ہی امام محمد رحمۃ اللہ
کے نزدیک فرض ہی اور امام ابو یوسف اور امام اعظم رح
کے نزدیک شرط ہی۔
فائدہ اختلاف مین یہ ہی کہ اگر فاسد ہوجائے فریضہ تو نماز
نفل ہوجاتی ہی نزدیک طرفین کے اور امام محمد کے نزدیک
نفل نہین ہوتی ہی اور اگر کسی نے ظہر کا تحریمہ کیا قبل زوال
کے اور بعد اُسکے زوال ہوگیا تو طرفین کے نزدیک نماز ہوجائیگی

اور امام محمدؒ کے نزدیک نہوگی۔
قیام (۲) کھڑا ہو فرض نماز مین اور وتر مین وتر کی رکعتون مین
اور حد کھڑے ہونیکی یہ ہی کہ اگر ہاتھ اپنے پھیلائے تو گھٹنے تک پہونچین
مسئلہ بے عذر ایک پیر پر کھڑے ہونا مکروہ ہی نماز ہوجائیگی
اور اگر عذر سے ہی تو نماز مین کراہت بھی نہوگی۔
قرأۃ (۳) قرآن شریف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت
جبرئیل علیہ السلام لیکر نازل ہوے اور ہم تک متواتر آ پہونچا اسکا پڑھنا۔
رکوع (۴) جھکنا اور پاؤن کے گھٹنے پر ہاتھ رکھ لینا۔
سجدہ (۵) ناک اور پیشانی زمین پر رکھنا۔
قعدۂ اخیرہ (۶) آخر رکعت مین بعد سجدون کے بیٹھنا بقدر
اسکے کہ التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ لے۔
مسئلہ اگر کوئی مقتدی التحیات عبدہ ورسولہ تک پڑھ چکا
اور اُسنے سلام پھیر دیا یا بات کر لی ور امام نہین پہونچا مقتدی کی نماز نہوگی

واجبات نماز

قرأۃ فاتحہ (۱) الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم

مالک یوم الدین تا آخر پڑھنا۔

ضم سورہ (۲) کوئی سورۃ قرآن مجید کی پڑھنا مقدار بالتفصیل آگے معلوم ہوگی۔

مراعات ترتیب (۳) ترتیب کی رعایت کرنا اُن مین جو مکرر مشروع ہوئی ہین ایک رکعت مین جیسے سجدہ۔

مسئلہ اگر کسی نے دوسرا سجدہ پہلی رکعت مین بھولے سے چھوڑ دیا اور کھڑا ہوگیا اور نماز اُسنے اپنی پوری کی پھر اُسکو یاد آیا واجب ہوا اُسپر کہ سجدہ چھوٹا ہوا کرے اور سجدۂ سہو کرے بسبب ترک ترتیب کے تحقیق یہ ہی کہ رعایت ترتیب کی ہر اُس رکن مین کرنا چاہیئے جو نماز بھر مین بطور فرضیت کے مکرر ہوتے ہین جیسے رکوع وغیرہ۔

قعدۂ اولی (۴) بیٹھنا دوسری رکعت مین جنکی چار رکعتین پڑھی جاتی ہین

قراۃ تشہد قعدۂ اخیرہ مین (۵) آخر مرتبہ کے بیٹھنے مین التحیات کا عبدہ ورسولہ تک پڑھنا۔

قراۃ قنوت (۶) وتر کی تیسری رکعت مین دعائے قنوت اکا پڑھنا

تکبیرات عید (۷) عید کی نماز مین سوائے تکبیر تحریمہ کے جو تکبیرین

زیادہ کہی جاتی ہین اُنکا کہنا۔

جہر (۸) پکار کے پڑھنا اُن نمازون مین جنمین پکار کے پڑھتے ہین جیسے فجر مغرب عشا امام کو۔

تخافت (۹) چپکے سے پڑھنا ظہر اور عصر مین امام وغیرہ امام کو ماسوا انکے جو ہین وہ سنن ومستحبات وآداب ہین۔

طریقہ نماز کا

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرے روبقبلہ کھڑا ہو اور ہاتھون کو تکبیر کے ساتھ محاذی کان کی لو کے اُٹھائے یہ ہاتھ اُٹھانا سنت ہی جب کان کی لو کے مقابل ہاتھ ہو پہنچ جائین تو تکبیر کہے۔

فائدہ ہاتھ اُٹھانا نفی کرنا ہی گویا سوائے خدا کے سب کو پیٹھ پیچھے چھوڑ دیا ہاتھ سیدھا گویا آخرت ہی اور ہاتھ اُلٹا گویا دنیا ہی یا کبر اور غرور کی نفی ہی بعد نفی کے اللہ اکبر اثبات کبریائی کا ہی خدا کے لئے جیسے کلمہ شہادت مین بعد نفی کے اثبات ہی۔

مسئلہ نہین صحیح ہی تکبیر تحریمہ کی مگر کھڑے ہو کر اگر جھکے ہوئے تکبیر کہے اور قیام سے قریب ہی تحریمہ ہو جائیگا اور اگر رکوع سے

قریب ہی تو تحریمہ نہوگا۔

مسئلہ اللہ اکبر کے بدلے اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن اکبر کہے امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک کافی ہی مگر جو کسی نے اکبر اور اجل یا اعظم کہا تو اجماعاً کسی کے نزدیک تحریمہ نہوگا اور اگر اللہ یا رحمن یا رب کہکر تحریمہ کیا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہو جائیگا اور امام محمد کہتے ہین ضروری ہی اسم کے ساتھ کوئی صفت کا ملانا اگر کسی نے کہا لا الہ الا اللہ یا الحمد للہ یا سبحان اللہ یا تبارک اللہ اور تحریمہ کیا طرفین کے نزدیک ہو جائیگا اور امام ابو یوسف کے نزدیک نہوگا اگر کسی نے کہا الرحیم اکبر تحریمہ ہو جائیگا اگر کسی نے کہا الرحیم یا بسم اللہ الرحمن الرحیم یا اللھم بارک لی فی ھذا یا صرف اللھم کہا اور کچھ زیادہ نہ کیا یا اللھم اغفر لی یا استغفر اللہ کہا تحریمہ نہوگا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ کبیر اللہ الکبیر سب یکسان ہین، اگر کسی نے فارسی مین نیت باندھی یا اُردو مین اگر عربی بول سکتا ہی اچھی طرح یہ نہین کافی ہی مگر جبکہ عربی نہ بول سکے

اور ہاتھ باندھے اسی طرح پر کہ ہتھیلی کو سیدھے ہاتھ کی
پشت پر الٹے ہاتھ کے رکھے اور تین انگلیان بچھا دے اور
انگوٹھا اور چھنگلیا سے کلائی مین حلقہ باندھ لے اور نیچے
ناف کے رکھے پھر پڑھے سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك
اسمك وتعالیٰ جدك ولا الہ غیرك۔ پھر کہے استعیذ باللہ
یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم امام ابو حنیفہ اور امام محمد
کہتے ہین مقتدی نہ پڑھے اور امام ابو یوسف کہتے ہین سبحانك
اللھم کے پیچھے اسکو بھی پڑھے ایسی ہی عیدین مین بعد ثنا
کے قبل تکبیرات کے امام ابو یوسف کے نزدیک کہنا چاہیے
اور طرفین کے نزدیک نہین بلکہ بعد تکبیر کے وقت قرأت کے
اور ایسی ہی مسبوق جب اپنی نماز ادا کرنے لگے امام ابو یوسف
کے نزدیک اعوذ باللہ نہ پڑھے اور وہ دونون کہتے ہین پڑھے۔
پھر کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چپکے سے تکرار سے پڑھنا
اسکو اسمین امام ابو حنیفہ سے تین روایتین ہین امام ابو یوسف
کہتے ہین پڑھے اول ہین ہر رکعت کے اور پھر اسی رکعت مین

نہ دُہرائے اور حسن بن زیاد روایت کرتے ہین اول رکعت مین
پڑھے اور سلام تک پھر نہ دُہرائے اور امام محمد روایت کرتے ہین
کہ الحمد للہ پڑھے اور سورۃ پڑھنے کے ہر رکعت مین پڑھے یہ اختلاف
اُن نمازون مین ہی جسمین قراۃ چپکے سے پڑھی جاتی ہو لیکن جو
پکار کے پڑھی جاتی ہین تو اُن مین ایک ہی رکعت مین نہ دُہرائے
اور صحیح یہ ہی کہ ہر رکعت مین ایک مرتبہ پڑھے سورۃ کے لئے پھر نہ
دُہرائے مگر امام محمد کے نزدیک چپکے پڑھنے والی نماز مین دُہرائے
پھر الحمد للہ پڑھے پھر ولا الضالین کے بعد امام کہے آمین
اور مقتدی بھی کہے آمین چپکے سے کہنا مستحب ہو اور کوئی سورت
پڑھے پھر فرض کی اول کی دو رکعتون مین اور نوافل مین
الحمد للہ کے بعد یا تین آیت چھوٹی یا بڑی ایک آیت جیسے
آیۃ الکرسی وغیرہ۔ پھر تکبیر کہتا ہوا رکوع مین جائے ہاتھون کو
گھٹنے پر جمائے اور انگلیون کو جدا جدا کھلا ہوا رکھے اور پیٹ کو
برابر پھیلا دے اور سر کو نہ جھکاوے نہ اُٹھاوے مروی ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پیٹ ایسا سیدھا رکھتے تھے

کہ بھرا کٹورا پانی کا رکھدیا جاتا تو چھلکتا تک نہین تھا

مسئلہ اگر کوئی امام تک پہونچا اور امام رکوع مین تھا اور اُسنے تکبیر تحریمہ کی کی رکوع مین جانے نہین پایا تھا کہ امام کھڑا ہوگیا یہ رکعت اُسکو نہین ملی اُسکو ادا کریگا اگر جھکے جھکے تکبیر تحریمہ کی تو نماز فاسد ہوگی پھر رکوع مین سبحان ربی العظیم کم سے کم تین مرتبہ اور سات بار جماعت مین امام کو پڑھنا افضل ہے

مسئلہ اگر امام رکوع مین تھا اور اُسنے آواز جوتے کی سُنی کہا امام ابو حنیفہ نے انتظار کرے اگر بخوف ہو ریا سے اور کہا امام محمد نے نہ انتظار کرے زجراً تاخیر جماعت پر کہا بعضون نے اگر آنے والا مالدار ہو انتظار نہ کرے اور اگر آنے والا فقیر ہو انتظار کرے اور بعضے کہتے ہین اگر آنے والے کی عادت ہے جماعت مین شریک ہونے کی اور مسجد مین آنے کی تو انتظار کرے ورنہ نہین اور کہا گیا ہے کہ اگر پہچانتا ہو آنے والے کو تو انتظار نہ کرے اور اگر نہین جانتا ہے کہ کون آیا اگر انتظار کرے تو کر سکتا ہے پھر سر اٹھائے اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ یہ کھڑا ہونا طرفین کے نزدیک فرض نہین ہے

اور امام ابو یوسف کے نزدیک فرض ہی اور مقتدی ربنا لک الحمد
کہے امام احمد حنبل کے نزدیک ربنا لک الحمد کہنا چاہیے
امام اعظم کے نزدیک امام کو ربنا لک الحمد نہ کہنا چاہیے اور
صاحبین کے نزدیک امام بھی سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد چپکے سے
ربنا لک الحمد کہے مقتدی سمع اللہ لمن حمدہ نہ کہے اور
تنہا پڑھنے والا دونون کو پڑھے پھر کھڑے ہوکر سیدھے تکبیر کہے
اور سجدہ مین جاے اور تکبیر کے وقت ہاتھ نہ اُٹھاے پھر سجدہ
کرتے وقت ہاتھون کو زمین پر ٹیکے پھر دونون کے درمیان مُنہ
رکھے اس طور سے کہ مُنہ مقابل مین کان کے ہوجاے اور
اُنگلیان قبلہ کے رُخ ہونا چاہیین ناک اور پیشانی دونون پر
سجدہ کرنا سنت ہی۔

اگر کسی نے پیشانی رکھی اور بعذر ناک نہ رکھی جائز ہے اور
ایسے ہی اگر کسی نے بعذر پیشانی نہ رکھی اور ناک صرف رکھی جائز ہی
اگر پیشانی کے رکھنے مین کوئی عذر نہو تو صاحبین کے نزدیک صرف
ناک پر سجدہ کرنا جائز نہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہی مگر مکروہ ہی

اگر کسی نے گال پر سجدہ کیا سجدہ نہوگا اگر عذر ہے تو اشارہ کرے
اور پاؤن زمین پر رکھنا ہمارے نزدیک فرض نہین ہی البتہ جواز
سجود مین یہ شرط ہی کہ قدم نہ اُٹھین اگر وہ دونون اُٹھ جائین
حالت سجدہ مین تو سجدہ نہوگا اگر اُسمین سے ایک مرتبا ایک اُٹھا
سجدہ کراہت کے ساتھ ہو جائیگا۔
اگر سطح سجدہ سطح قدمین سے بارہ اُنگل اونچی ہو تو اُسپر سجدہ
درست نہین ہی مثلاً تخت یا اونچی دوکان کے باہر کھڑے ہوکر
تخت یا دوکان پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہین ہوتا ہی۔
مسئلہ اگر کسی نے پرائے زانو پر سجدہ کیا تو نہین جائز ہی۔
نوٹ فتویٰ امام ابو یوسف کے قول پر ہی کہ صرف ناک پر سجدہ
نہین ہو سکتا ہی۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے ایسی چیز پر سجدہ کیا جسمین سختی زمین کی
نہین پائی جاتی جیسے سوکھی گھانس یا لحاف وغیرہ پر سجدہ نہوگا
اور اگر سختی محسوس ہو یا خود سخت ہو جائے تو سجدہ جائز ہی۔
پگڑی کے پیچ اور گیہون اور دھان پر سجدہ جائز ہی۔

مسئلہ اگر کسی نے اپنی آستین نجس مقام پر پھیلا دی اور آستین پر سجدہ کیا سجدہ نہین جائز ہوگا۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے موضع سجدہ پر زیادہ کپڑا ڈال لیا۔ اگر کسی اذیت کے دفع کرنے کے لیے ہی تو اسپر سجدہ جائز ہے ورنہ مکروہ ہی اجماعًا مرد اپنی پنڈلیون اور زانوون اور رانون اور پیٹ کو حالت سجدہ مین ملا کر نہ رکھے اور عورت ران کو پیٹ سے ملاوے اور پاؤن کی انگلیون کو حالت سجدہ مین قبلہ کی رخ کر دے پھر سجدہ مین سبحان ربی الاعلیٰ کم سے کم تین مرتبہ پڑھے امام کے لئے یہ بہتر ہی کہ پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھے تاکہ تین مرتبہ تک مقتدی پہونچ جائے۔
مسئلہ اگر مقتدی تین مرتبہ نہ کہہ سکے اور امام نے سجدہ سے سر اٹھایا مقتدی کو چاہیے کہ امام کے ساتھ اٹھے اور تسبیح چھوڑ دے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور تکبیر کہے اور اطمینان سے بیٹھے ہمارے یہان اس جگہ کوئی ذکر مسنون نہین دونون سجدون کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا ضروری ہی جو قریب بیٹھنے کے ہو جائے اور اگر اتنا

اُٹھا رہا کہ قریب سجدہ کے ہی تو گویا اُسنے سجدہ مین سجدہ کیا۔
پھر تکبیر کہے اور سجدہ مثل سجدۂ اولیٰ کے کرے پھر سجدہ سے اُٹھے اور
ہاتھون کو قدمون پر ٹیک دیتا ہوا کھڑا ہو لیکن زمین پر نہ ٹیک دے
اور دونون سجدون کے بعد بیٹھے نہین یعنی جلسۂ استراحت نکرے
بلکہ فوراً کھڑا ہو جانا چاہیئے۔
اور دوسری رکعت مین سوا ہاتھ اُٹھانے اور سبحانک اللھم پڑھنے
اور اعوذ باللہ پڑھنے کی سب وہ کرے جو پہلی رکعت مین کیا ہی۔
پھر دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اُٹھاے اور اس طرح
بیٹھے کہ اُلٹے پاؤن کو بچھا کر اُسپر بیٹھے اور سیدھے قدم کو کھڑا رکھے
اور سب اُنگلیان قبلہ کے رُخ رکھے اور ہاتھونکو زانو پر پھیلا دے۔
مسئلہ۔ یہ قعدہ واجب ہی اگر بھولکر کوئی چھوڑ گیا ہو تو اُسکو
سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ پھر التحیات پڑھے التحیات کا پڑھنا بھی واجب ہی
جب اشھد ان لا الہ پر پہونچے تو سیدھے ہاتھ کی چھنگلیا اور
اُسکے پاس والی اُنگلی بند کر لے اور انگوٹھے اور بیچ کی اُنگلی سے
حلقہ باندھے اور کلمہ کی اُنگلی کو اُٹھاے اور الا اللہ پر انگشت شہادت رکھدے

اور جو التحیات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اُسکا
پڑھنا اولیٰ ہی اور وہ یہ ہی التحیات للہ والصلوات والطیبات
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان
محمداً عبدہ ورسولہ۔ اسکے پڑھنے کے بعد کچھ نہ پڑھے بلکہ تیسری
رکعت کے لئے تکبیر کہکر کھڑا ہو جاوے۔

مسئلہ اگر کسی نے ارادۃً التحیات پر زیادتی کی تو مکروہ ہے
اور اگر بھولے سے زیادتی کی سجدۂ سہو لازم ہوگا۔
امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک حرف کا زیادہ کرنا بھی زیادتی مین
داخل ہی اور بعض لوگون نے اللہم صل علی محمد کہنے کو اور
بعضون نے آل محمد بھی کہنے کو زیادتی مین داخل کیا ہے جو
موجب سجدۂ سہو کا ہی۔

مسئلہ اگر کوئی آخر نماز مین آملا اُسکو مختار یہ ہے کہ تشہد
اور درود پڑھے اور دعا مانگے۔ اور بعضون کے نزدیک التحیات کی تکرار تشہد
تک کرے اور بعضون کے نزدیک دعا بھی مانگے اور بعضون نے کہا ہی کہ التحیات پڑھکر چپکا بیٹھا رہے

مسئلہ اگر کسی پر سجدۂ سہو ہو تو التحیات تشہد تک پڑھکے سجدہ کرے اور پھر التحیات کے ساتھ درود وغیرہ پڑھے۔

پھر آخر کی دونوں رکعتوں میں صرف الحمد للہ پڑھے اگر الحمد للہ بھول گیا صحیح یہ ہی کہ سجدہ سہو نہ واجب ہوگا لیکن الحمد للہ و سورۂ فاتحہ سے زائد پڑھنا مکروہ ہی۔

پھر جب دوسرے قعدہ میں (جو فرض ہی) بیٹھے تشہد پڑھے جسکا پڑھنا بھی فرض ہی بعد اُس کے درود پڑھے آنحضرت ؐ پر درود ماثورہ یہ ہی اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید۔ اگر درود نہ پڑھے گا نماز اُسکی ہوجائیگی۔ اور اُسکے بعد دعا پڑھے قرآن کی جیسے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار یا وہ دعا جو مسنون ہیں قرآن کے سے جیسے اللھم عافنی واعف عنی واصلح امری واصرف عنی عن کل شر

اللهم استعملنی بطاعتک وطاعۃ رسولک وارحمنی یاارحم الرحمین یا وہ دعائیں جو منقول ہیں جیسے اللھم انی اعوذبک من عذاب جھنم واعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من شر فتنۃ المسیح الدجال اللھم انی اعوذبک من شر فتنۃ المحیٰ والممات واعوذبک من المأثم والمغرم یا اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم اللھم لک الحمد کلہ ولک الملک کلہ وبیدک الخیر کلہ والیک یرجع الامر کلہ اسألک من خیر کلہ واعوذبک من شر کلہ یا ذا الجلال والاکرام۔ لیکن ایسی دعا نکرنا چاہیے جو مشابہ لوگوں سے بات چیت کرنے کے ہے جیسے اللھم اکسنی اللھم زوجنی فلانۃ۔

مسئلہ اگر کسی نے ایسی دعا کی جو مشابہ کلام کے ہی نماز فاسد نہوگی مگر نماز سے خارج ہو جائیگا۔

پھر سلام پھیرے سیدھے جانب اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ

لفظ وبرکاتہ نہ کہے پھر دوسری جانب سلام پھیرے اور السلام
علیکم ورحمۃ اللہ کہے سنت یہ ہی کہ دوسری جانب مین سلام کہنا
ذرا دھیما ہو پہلی جانب سے۔
مسئلہ اگر کسی نے السلام صرف کہا کافی ہی مگر سنت
نہ ادا ہوگی اور اگر سلام علیکم یا علیکم السلام کہا تو بھی سنت نہ ادا ہوگی۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے بھولے سے یا یاد سے الٹی جانب پہلے
سلام پھیرا پھر سیدہی جانب پھیرا تو دُہرانا الٹی جانب نہین ضروری
ہی اگر بھولے سے ایسا کیا ہی تو سجدۂ سہو بھی نہین واجب ہی۔
مسئلہ امام سلام پھیرنے مین مقتدیون کی نیت کرے
سیدھے جانب والون کی نیت سیدھے سلام مین اور اُلٹے
طرف والون کی اُلٹے جانب اور محاذی کی دونون جانب اور
مقتدی جس جانب سلام پھیرے اُس جانب کے لوگون کی سلام
مین نیت کرے اور امام اگر مقتدی کے مقابل نہین ہی تو جس طرف
وہ ہو اس طرف اُسکی بھی نیت کرے ۔ اور اگر مقابل ہی تو دونون طرف
اُسکی نیت کرے اور تنہا پڑھنے والا فرشتون کی نیت کرے۔

پکار کر پڑھنے اور آہستہ پڑھنے کے احکام

جہر یعنی پکار کر پڑھنے کا ادنی مرتبہ یہ ہی کہ اُسکا غیر سنے اور مخافتہ یعنے آہستہ پڑھنے کی ادنیٰ مقدار یہ ہی کہ اپنا جی سنے امام کو فجر مین مغرب اور عشا کی پہلی دو رکعتون مین جہر سے یعنی پکار کر قرأت کرنا چاہیے۔ اس طرح پر کہ دوسرا بھی سنے اور منفرد کو اختیار رہے چاہے پکار کے پڑھے چاہے چپکے سے پڑھے اگر منفرد عشا کی نماز وقت گذرنے کے بعد قضا پڑھ رہا ہی تو اُسکو پکار کر قرأت کرنیکا اختیار نہین بلکہ چپکے سے قرأت کرے اور جن نمازون مین قرأت بالکل جہر سے نہین کی جاتی ہی اُن مین بھی منفرد کو اختیار پکار کے پڑھنے کا نہین ہی۔ اور امام جمعہ مین اور عیدین مین اور قضائے فجر و مغرب و عشا مین پکار کے قرأت کرے اور ظہر و عصر مین اور باقی رکعات مغرب و عشا مین امام بھی چپکے سے پڑھے۔

احکام نماز وتر کے

نماز وتر نزدیک امام اعظم کے اس طور پر واجب ہے کہ

فرض سے کم اور سنت سے زیادہ مرتبہ اُسکا ہی۔ اور صاحبین کے
نزدیک سنت مؤکدہ ہی اسلئے کہ منکر اُسکا کافر نہین ہوتا ہی۔
اذان اُسکے لئے نہین کہی جاتی ہی۔ اور قرأت اُسکی تینون
رکعتون مین واجب ہی۔
کہا ہی یوسف بن خالد السمیتی نے کہ وتر واجب ہے
یہان تک کہ اگر کسی نے اس کو چھوڑ دیا بھولے سے
یا یاد سے قضا واجب ہوگی اگرچہ مدت گذر جائے۔
سواری پر وتر کی نماز بغیر عذر کے ادا نہین کی جاسکتی ہے۔
اور بغیر نیت وتر کے وتر کی نماز جائز نہین ہی۔ اور نہین جائز ہے
وہ مگر ساتھ نیت وتر کے تو اگر یہ نماز سنت ہوتی تو ان شرائط
کی ضرورت نہ تھی اور بھی وجوب کی دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ قول ہی کہ ان اللہ زادکم صلوٰۃ الی صلواتکم
الا وھی الوتر فصلوھا ما بین العشاء الی طلوع الفجر
اور امر وجوب پر دلالت کیا کرتا ہی پس لفظ صلو سے وجوب
وتر کا ثابت ہوتا ہی اور اُسکی قضا بھی واجب ہوتی ہے اس

اس نماز کے لئے اذان نہین دیجاتی ہی اسواسطے کہ وہ نماز عشا
کے ساتھہ ادا کی جاتی ہے۔ عشا کی اذان اُسکے لئے کافی ہے
ہمارے نزدیک وتر کی تین رکعتین ہین اُن مین فصل سلام
کے ساتھہ نہ کرنا چاہیے اور تیسری رکعت مین بعد فاتحہ وضم سورۃ
کے ہاتھہ اُٹھا کر تکبیر کہکر دعاے قنوت آہستہ سے پڑھنا چاہیے
اگرچہ امام ہونے کی حالت مین نماز وتر کی قرأت جہر سے ہو
دعاے قنوت یہہ ہی۔ اللھم انا نستعینک و نستغفرک و نؤمن
بک و نتوکل علیک و نثنی علیک الخیر و نشکرک ولا نکفرک
و نخلع و نترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد و لک نصلی
و نسجد و الیک نسعی و نحفد و نرجو رحمتک و نخشی عذابک
ان عذابک بالکفار ملحق۔

بیان اُن چیزونکا جنسے نماز مکروہ تحریمی ہو جاتی ہی

نماز پڑھنے والے کو اپنے کپڑے یا اپنے بدن سے کھیلنا
یعنی ایسا فعل کرنا جس سے کوئی فائدہ نہو مکروہ ہی۔

مسئلہ اگر کسی نے منہ کا پسینا پونچھا تو وہ عبث یعنی کھیل نہین ہے
مسئلہ اگر کسی نے کھجلایا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ یا کئی مرتبہ
رک رک کے نماز فاسد نہوگی اور اگر تین مرتبہ برابر برابر کھجلایا
تو نماز فاسد ہو جائیگی جب کسی نے بال اکھاڑا تین مرتبہ
برابر برابر نماز فاسد ہو جائیگی۔
نماز پڑھنے والے کو سنگریزون کا سرکانا مکروہ ہے لیکن ایک مرتبہ
جائز ہے بشرطیکہ اگر بغیر ہٹائے سجدہ جائز نہو اور اپنی حالت پر
رہنے دینا افضل ہے نماز پڑھنے والا اپنی انگلیون کو نہ چٹکاے
اور نہ ایسا کپڑا پہنے جو سر سے قدم کی جانب پڑا ہو اور دونون
جانب اُسکے ملے نہون یا چادر کاندھے پر پڑی ہو اور دونون آنچل
اُسکے ملے نہون یا عبا کاندھے پر پڑی ہو اور آستین نہ پہنی ہو
اور بانون کو جمع کرکے گرہ نہ دے بلکہ اگر بڑے بال ہین تو کھلے
رہنے دے۔ اور نہ کسی جانب ملتفت ہو نماز مین اسطرح التفات کرنا
کہ صرف منہ قبلہ سے پھر جاے مکروہ ہے اور اگر سینہ بھی پھر گیا نماز
فاسد ہو جائیگی۔

اور نہ بیٹھے کتے کی بیٹھک اور نہ جواب دے سلام کا زبان سے
نہ ہاتھ سے نہ سر سے نہ اشارہ سے زبان سے جواب دینا نماز کو
فاسد کردیتا ہی اور بقیہ صورتین مکروہ ہین۔ اور نہ چوزانو بیٹھے
مگر عذر سے چوزانو بیٹھنا جائز ہی اور نہ کہائے اور نہ پیے اگر کہایا
اور پیا نماز باطل ہوجائیگی برابر ہے کہ بہولے سے ہو یا یاد سے
مسئلہ۔ اگر کسی کو نماز مین حدث ہوجاے یا ضبط کرنے
کی قوت نہ رہے تو اُسی وقت نماز سے پہر جاے اور دوبارہ وضو
کرے اور نماز اپنی اُسی باقی سے پوری کرے۔
مسئلہ اگر کوئی شخص بعد حدث کے اتنا رکا رہا کہ اُس عرصہ
مین کوئی رکن ادا کرسکتا ہی نماز اُسکی باطل ہوجائیگی پہر سے نماز شروع کرے
مسئلہ جبکہ وہ لوٹے تو اُسکو مباح ہی چلنا پانی کا نکالنا اور
پہر جانا قبلہ سے اور نجاست کا دہونا اور استنجا کرنا اگر ممکن ہو بے ستر
کہولے یا اپنا طور کہ کرتے کے نیچے نیچے دہوڈالے۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے پانی ایک جگہ پایا پہر آگے بڑہ گیا اُس جگہ
سے نماز اُسکی فاسد ہوجائیگی۔

جاننا چاہیے کہ نماز پڑھنے والا یا منفرد ہوگا۔ یا امام یا مقتدی۔ اُنمین
ہر ایک کے لیے احکامات ذیل مین لکھے جاتے ہین۔
منفرد یعنی اکیلا نماز پڑھنے والا اگر نماز مین محدث ہوا اور لوٹا
اور اُسنے وضو کیا تو اُسکو اختیار ہی خواہ اُسی جگہ باقی نماز پڑھے
جہان اُسنے وضو کیا ہی یا اگر چاہے تو اپنی جگہ پر لوٹ آئے
لوٹ آنا افضل ہی۔
مقتدی کو اگر نماز مین حدث ہوا ہی تو اُسکو چاہیے کہ وضو کرے
اور اپنی جگہ پر لوٹ آئے ہان اگر امام نماز سے فارغ ہوگیا یا امام
کے اور اُس مقتدی کے درمیان کوئی حائل نہین تو اُسکو اختیار ہی
کہ جہان اُسنے وضو کیا ہی وہین بقیہ نماز پوری کرلے۔
امام اگر نماز مین محدث ہوا ہی اور اُسنے دوسرے شخص کو اپنی جگہ پر
امام بنادیا تو وہ امام اول امامت سے خارج ہوکر مقتدی کے حکم مین
ہوجائیگا اُسکا وہی حال ہوگا جو مقتدی کا بیان کیا گیا ہی۔
مسئلہ۔ اگر امام اول نے قبل اسکے کہ امام ثانی اُسکی جگہ پر
کھڑا ہو اپنی نماز فاسد کردی تو سبھون کی نماز فاسد ہوجائیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے کھایا یا پیا یا ایسے افعال کیے جو منافی نماز کے ہین تو وہ پھر سے نماز شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے وضو کے لیے پانی بھرا تو وہ پھر سے نماز پڑھے مرغینانی صاحب ہدایہ کہتے ہین کہ اگر اسکے پاس پانی نہو تو اسکو جائز ہی کہ وہ پانی بھرلے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے پیشاب کیا یا پاخانہ پھر ابعد ازان طہارت کی تو نماز کو ختم نہین کرسکتا بلکہ نماز پھر سے شروع کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے برتن بھرا اور اسکو دونون ہاتھون سے اٹھایا تو اسی نماز کو ختم نہین کرسکتا ہی اور اگر ایک ہاتھ سے اُٹھایا ہی تو اسی نماز کو جس مین حدث ہوا ہی ختم کرسکتا ہی۔
لیکن پھر سے شروع کرنا نماز کا اکثر مشائخ کے نزدیک افضل ہی اور کہا گیا ہی کہ منفرد کے حق مین پھر سے نماز پڑھنا مطلقاً افضل ہی لیکن امام اور مقتدی اگر پھر جماعت کو پاسکتے ہین تو پھر سے شروع کرنا افضل ہی۔ اور اگر جماعت کو نہین پاسکتے ہین تو اسی نماز کو ختم کرنا افضل ہی۔ اور اسی کو فتاوے مین صحیح کہا ہی۔

اور کہا بعض نے اگر وقت مین گنجائش ہو تو پھر سے شروع کرنا افضل ہو ورنہ نہین۔ اور کرخی نے کہا ہو افضل یہ ہو کہ وضو کرے اور کلام کرے اور پھر سے نماز پڑھے اسلیے کہ وہ اداکرے اپنے فرض کو بغیر اختلاف اور بغیر چلنے کے اور یہی اولی ہو۔

مسئلہ۔ کوئی نماز مین سو گیا اور اُسکو احتلام ہوا یا اُس نے کسی عورت کی طرف دیکھا اور اُسکو انزال ہو گیا یا مجنون ہو گیا۔ یا بیہوش ہو گیا یا قہقہہ لگا یا وہ پھر سے نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بات کی کسی نے نماز مین بھولکر یا بھول کر نماز جاتی رہیگی خواہ حروف حاصل ہون یا نہ حاصل ہون جیسے چلانا مانند گدھے کے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص نماز مین رویا یا آہ آہ کی اور اُسکا رونا اس طرح بلند ہوا کہ اُس سے حروف پیدا ہو گئے تو اگر یہ رونا جنت اور دوزخ کی یاد سے ہو تو کچھ حرج نہین ہو اور اگر درد یا مصیبت سے ہو تو نماز ٹوٹ جائیگی۔

امام ابی یوسفؒ سے روایت ہو کہ حالت درد مین آواز نکالنا اگر ممکن ہو تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی۔ ورنہ نہ ٹوٹیگی

اور امام محمدؒ سے مروی ہی کہ اگر مرض اُسکا خفیف ہی تو رونے یا آہ آہ وغیرہ کرنے سے نماز ٹوٹ جائیگی ورنہ نہ ٹوٹیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے مٹی کو موضع سجدہ سے پھونکا اگر آواز سنی نہین جاتی ہی بالاجماع نماز نہ فاسد ہوگی اگر سنی جاتی ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک فاسد ہو جائیگی اور امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد نہ ہوگی

مسئلہ۔ اگر کسی نے بغیر عذر یعنی بغیر بے تابی کے کھنکھارا اور اس سے حروف پیدا ہو گئے جیسے اخ اخ تو امام محمد و امام اعظم کے نزدیک نماز فاسد ہو جائیگی اور اگر اضطراب مین کھنکھارا مثلاً بلغم حلق مین جمع ہو گیا تو نماز نہ فاسد ہوگی۔

مبسوط مین ہی اگر کسی نے اسواسطے کھنکھارا کہ پڑھنے مین دقت ہوتی تھی دفع ہو جائے نماز نہ فاسد ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نماز پڑھنے والے کی بی بی نے اُسکے بوسہ لیا اور اُسے بی بی کے بوسہ نہین لیا نماز اُس مرد کی نہ فاسد ہوگی اگر اس مرد نے بھی بوسہ لے لیا نماز فاسد ہو جائیگی ایسے ہی اگر بی بی نماز پڑھ رہی ہی اور میان نے بوسہ لیا تو بی بی کی نماز نہ فاسد ہوگی

بشرطیکہ بی بی نے بوسہ نہ لیا ہو۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بعد تشہد کے حدث کیا یا بالارادہ بات چیت کی یا کوئی ایسا عمل کیا جو منافی نماز کے ہی نماز تمام ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر امام قہقہہ لگائے یا حدث عمداً کرے مقتدی بھی بے سلام کئے اُٹھ سکتے ہین اور اگر امام سلام کرے یا کلام کرے مقتدی کو سلام پھیرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر تیمم کرنے والے نے نماز مین پانی دیکھا یا ایک عادل شخص نے اُسکو خبر دی کہ پانی قریب مین ہی اور حدث بھی اسکو لاحق نہین ہوا اور وہ پانی مباح ہی یا اپنے بھائی یا دوست کے پاس ہی نماز فاسد ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر تیمم کرکے نماز پڑھنے والے کو نماز مین حدث ہوا اور وہ وضو کرنے پلٹا اور اُسنے پانی پایا نماز اسکی فاسد نہوگی وضو کرے اور بنا کرے۔

مسئلہ۔ اگر متیمم نے پانی ایک اجنبی آدمی کے پاس دیکھا اُسکو نماز پوری کرنا چاہیے اور بعد کو مانگنا چاہیے اگر وہ دے تو وضو کرکے

پھر سے نماز پڑھے ورنہ نماز پہلی کافی ہی۔
جاننا چاہیے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نمازی کو بالارادہ نماز سے باہر آنا فرض ہی اور صاحبین کے نزدیک خروج اپنے ارادہ سے فرض نہین ہی اِس قاعدہ کی بناپر بہت سے مسئلے متفرع ہوتے ہین انھین سے بعض لکھے جاتے ہین۔
مسئلہ آخری قعدہ مین بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد اگر کسی تیمم کرنیوالے نے پانی دیکھا یا خفین پر مسح کرنیکی مدت پوری ہوگئی۔ یا موزہ کو عمل قلیل سے اُتار ڈالا یا اَن پڑھ نے سورت قرآن کی یاد کرلی یا اُسکو سورۃ یاد آگئی۔ یا اُسنے کسی کو پڑھتے سُنا اور سورۃ یاد کرلی یا ننگے کو اُسکی ملک کا کپڑا مل گیا۔ یا نماز پڑھنے والے کو بقدر تشہد بیٹھنے کے بعد یاد آیا کہ اُسکے ذمہ ایک وقت کی نماز رہگئی ہی اور وہ شخص صاحب ترتیب بھی ہی اور اُس نماز کا وقت بھی وسیع ہی۔ یا قاری نے حدث کیا اور اپنا قائم مقام ایک اَن پڑھ کو کیا یا نماز پڑھنے والا فجر کے قعدہ مین تھا کہ آفتاب طلوع ہوگیا یعنے قرص اسکا دکھائی دیا یا شعاع دکھائی دی یا جمعہ کی نماز پڑھ رہا تھا کہ عصر کا وقت آگیا یا کھپچیون پر مسح کرتا تھا اور وہ اچھی ہوکر گر گئین یا لونڈی بقدر

تشہد بیٹھنے کے بعد آزاد کی گئی اور سر اُسکا ننگا تھا یا استحاضہ وغیرہ کی مریض تھی اور اچھی ہوگئی ان سب صورتون مین نماز امام صاحب کے نزدیک باطل ہوجائیگی اور صاحبین کے نزدیک نہین باطل ہوگی۔

احکام قضا نماز کے

وقتی نماز اور قضا نماز کے ادا کرنے مین ہمارے نزدیک ترتیب شرط ہی لیکن تین چیزونسے ترتیب ساقط ہوجاتی ہی وقت کی تنگی سے قضا نماز کے بھول جانے سے چھ نمازون کے قضا ہوجانے سے جس شخص سے کوئی نماز چھوٹ گئی ہو اُسکو جب یاد آئے اس نماز کو ادا کرلے اور قضا نماز کو وقتی نماز سے پہلے پڑھے اور اگر وقت تنگ ہو تو اَولی یہ ہی کہ وقتی نماز پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے عصر کی نماز اول وقت مین شروع کی اور اُسکو یہ یاد نہ تھا کہ اُسنے ظہر کی نماز نہین پڑھی ہی اور اسنے نماز عصر کے قیام وقرأت وغیرہ کو اسقدر دراز کیا کہ وقت مکروہ عصر کا آگیا پھر اُسکو یاد آیا کہ اُسنے ظہر کی نماز نہین پڑھی ہی تو اُسکو نماز پوری کرنا چاہیے اور اگر اُسنے نماز عصر شروع کی ایسے تنگ وقت مین

کہ ایک رکعت یا دو رکعت مین آفتاب غروب ہوگیا تو قیاس
چاہتا ہی کہ نماز عصر فاسد ہو جائے لیکن استحساناً اسکو نماز عصر پوری
کرنا چاہیے پھر نماز ظہر قضا کرے اور اگر اسکو آفتاب زرد ہوسنے
کے بعد یاد آگیا کہ اُسپر ظہر کی نماز قضا ہی تو نماز عصر کی پڑھ لے
اگر ظہر پڑھیگا جائز نہو گا۔ اور اگر اُسنے عصر اول وقت مین شروع
کی اور قراءۃ و قیام کو یہانتک دراز کیا کہ وقت مکروہ آگیا پھر یاد
آئی اسکو قضا ظہر کی تو چاہیے کہ عصر ختم کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کی دو تین نمازین چھوٹ گئی ہین تو اُن کو
ترتیب وار ادا کرے۔ جیسا کہ یوم خندق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ظہر و عصر اور مغرب کی نمازین قضا ہوگئی تھین حضرت بلال نے
مغرب کی اذان دی اقامت کے بعد ظہر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت
کہی گئی اور عصر کی نماز ادا کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز مغرب ادا
کی گئی پھر اقامت کہی گئی اور نماز عشا پڑھی گئی۔

مسئلہ۔ اگر چھ نمازین قضا ہوگئی ہون تو ترتیب نہین واجب ہی
جسکو چاہے پہلے پڑھے اور جسکو چاہے پیچھے پڑھے۔

احکام اذان کے

اذان کے معنی اعلان کے ہیں۔ شرع میں اعلان مخصوص کو کہتے ہیں
پانچوں نمازوں اور جمعہ کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ عیدین، وتر،
تراویح، صلوۃ جنازہ و کسوف کے لیے سنت نہیں ہے اور اذان دینے کا طریقہ
یہ ہے کہ مؤذن رو بقبلہ ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ چار بار کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ دو بار اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ دو بار حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ
دو بار کہے مگر حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہتے ہوئے سر کو سیدھے جانب پھیرے
اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ دو مرتبہ کہے اور سر الٹی جانب پھیرے اور
فجر کی اذان میں حي على الفلاح کے بعد رو بقبلہ کر کے اَلصَّلٰوةُ
خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو بار کہے پھر دو بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اور ایک بار
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے۔

مسئلہ اگر کسی نے رو بقبلہ اذان نہ کہی اذان ہو جائیگی
مگر مکروہ ہو گی۔

اقامت بھی مثل اذان کے ہے مگر اس میں بعد فلاح کے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ

بھی دو بار کہنا چاہیے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ وحَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مین
داہنے اور بائین رخ نہ کرنا چاہیے اور اذان رک رک کے کہی جائے اور
اقامت سرعت سے آذان اور اقامت گا کر کہنا مکروہ ہی۔ اذان سننے والے کے لیے
مستحب ہی کہ الفاظ اذان دہرانے مین مؤذن کی پیروی کرے اور
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہکر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
بھی کہے۔ اذان اور اقامت سننے والے کو کوئی کام یا کلام نہ کرنا چاہیے
بلکہ دونون کا جواب دینا چاہیے۔
قضا نمازون کے لیے اذان اور اقامت کہنے کا یہ طریقہ ہی کہ اگر کئی نمازین
چھوٹ گئی ہین تو پہلی نماز کے لیے اذان اور اقامت دونون کہی جائین
اور دوسری نماز مین اختیار ہی چاہے اذان کہے یا صرف اقامت کہہ لے
جبکہ قضا نمازین ایک ہی مجلس مین ادا کی گئی ہون اور اگر کئی مجلسون مین
ادا کی جائین تو اذان بھی کہنا چاہیے۔ اذان دینے والے اور اقامت
کہنے والے کو با وضو ہونا چاہیے لیکن اذان بغیر وضو کے کہنا بکراہت جائز ہی
اور حالت جنابت مین اذان اور اقامت درست نہین ہی۔
کسی نماز کے لیے اذان اسکے وقت آنے کے قبل نہ دینا چاہیے۔ لیکن فجر مین

امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نصف آخر شب میں اذان دینا جائز ہی اور امام محمد اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں جائز ہی۔ اگر قبل وقت کے اذان دی گئی ہو تو پھر وقت آنے پر اذان دیجائے۔

احکام جماعت کے

جماعت سنت موکدہ یعنی قریب بواجب ہی بلکہ بعض واجب کہتے ہیں جماعت حالت عذر میں ساقط ہوجاتی ہی۔ پانی میں - آندھی میں - اندھیری رات میں۔

مندرجۂ ذیل صورتوں میں جماعت ساقط ہوجاتی ہی۔

(۱) جماعت میں جانے والے کو اگر خوف ہی کہ اسکا قرضخواہ اسکو قید کرادیگا۔

(۲) اگر اسکو خوف ہو اندھیرے کا۔

(۳) اگر وہ شخص سفر میں ہی اور اسکو خوف ہی کہ اگر جماعت سے نماز پڑھے گا تو قافلہ چھوٹ جائیگا۔ اسکا مال کثیر بمقدار میں ضایع ہوجائیگا۔

(۴) اگر عشا کی نماز جماعت سے ہونیوالی ہی اور کھانا بھی سامنے موجود ہی اور اسکا دل بھی کھانا کھانیکا خواہشمند ہی۔

مسئلہ۔ اندھے پر امام اعظم کے نزدیک جماعت واجب نہین ہی اور صاحبین کے نزدیک اگر اُسکو کوئی دوسرا شخص جماعت کا لیجانے والا ملجاے تو جماعت واجب ہی۔

مسئلہ۔ لولے اور اپاہج پر جماعت نہین واجب ہی۔

مسئلہ۔ بوڑھے پھونس پر بھی جماعت نہین واجب ہی۔

مسئلہ۔ جس شخص کے پاٹون کٹے ہوے ہون اُسپر بھی جماعت واجب نہین ہی۔ جماعت کے لیے کم سے کم دو مقتدی ہونا چاہیین۔

مسئلہ۔ اگر دو نونین سے کوئی ایسا لڑکا ہی جو نماز کو سمجھتا ہی تو جماعت ہو جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے اپنے گھر مین اپنی بی بی اور لونڈی اور لڑکی کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ فضیلت جماعت کی پاے گا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص سو گیا یا بھول گیا اور کسی کام مین مشغول ہو گیا اُسکے لیے مستحب ہی کہ اپنے گھر والون کو جمع کرے اور اپنے گھر مین اُن کے ساتھ نماز پڑھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے چالیس دن جماعت سے نماز پڑھی اس طرح کہ اُسنے پہلی تکبیر پائی اللہ تعالی اُسکو نار جہنم

اور نفاق سے محفوظ رکھے گا۔

مستحقین امامت

جماعت مین جو شخص نماز کے مسائل بخوبی جانتا ہی وہ اُن لوگون مین امامت کا زیادہ حقدار ہی۔

اولیٰ لوگون مین واسطے امامت کے جاننے والا مسائل نماز کا ہی۔ اگر سب علم مین برابر ہون تو اُن مین سے جو قاری قرآن ہوگا اس کو حق امامت کا پہونچتا ہی۔ اور اگر سب قاری قرآن ہین تو جو اُن مین زیادہ پرہیزگار ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب پرہیزگار ہین تو جو اُن مین زائد سن رسیدہ ہوگا وہ امام بنایا جائیگا۔ اگر سب برابر سن والے ہین تو وہ شخص امام بنایا جائیگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہین۔ اگر سب برابر ہین تو وہ شخص امام ہوگا جسکی صورت سب سے اچھی ہی۔

مسئلہ۔ زرخرید غلام اور گنوار اور گنہگار اور ولدالزنا اور اندھے کو امام بنانا مکروہ ہی۔ اور اگر یہ لوگ امام ہوگئے ہون تو انکی اقتدا جائز ہی۔

مسئلہ۔ اگر کوئی ہمیشہ شراب پیتا ہی یا سود کھاتا ہی اُس کے

پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہی۔
مسئلہ۔ امام کو جماعت مین نماز کا قدر مسنون پر طویل کرنا زیبا نہین۔ کیونکہ اُس مین ضعفا یعنی بڈھے اور کام کاجو بھی شریک ہوتے ہین۔
صرف عورتون کے لیے نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہی خواہ وہ نماز فرض ہو یا سنت یا نفل لیکن نماز جنازہ بغیر مرد کے صرف عورتونکو مکروہ نہین ہی اگر عورتین جماعت سے نماز پڑھین تو اُنکا امام اُن کے بیچ مین کھڑا ہو اُن کے آگے نہ کھڑا ہو نہ اذان کہی جاے اور نہ اقامت
مسئلہ۔ اگر عورت امام ہو اور عورتون کی صف سے آگے ہو جائے تو نماز فاسد نہو گی۔
مسئلہ۔ اگر بہت سے لوگ ننگے ہین اور اُنکو کپڑے میسر نہین ہین تو اُنکو چاہیے کہ جدا جدا نماز اشارہ سے پڑھین اُن لوگون کی نماز جماعت سے مکروہ ہی۔ اگر وہ لوگ جماعت کرنا چاہین تو اُن کا امام مثل عورتون کے امام کے بیچ مین کھڑا ہو۔
مسئلہ۔ اگر امام کے ساتھ ایک آدمی نماز پڑھے تو امام اُس کو اپنے سیدھے جانب کھڑا کرے اور وہ مقتدی اپنے پیر کی اُنگلیون کو

امام کے پیر کے قریب رکھے۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی امام کے برابر کھڑا ہو اور اسکا سجدہ امام کے سجدہ سے نیچے ہوتا ہو تو کوئی حرج نہین ہی اور اگر اُسنے امام کے بائین جانب یا امام کے پیچھے نماز پڑھ لی نماز ہو جائیگی مگر یہ مکروہ ہی۔

مسئلہ۔ مردون کو عورتون اور بچون کی اقتدا جائز نہین ہی لیکن مشائخ بلخ نے نماز تراویح اور عیدین اور کسوف مین بچونکی اقتدا جائز کی ہی۔ مذہب مختار یہ ہی کہ بچونکی اقتدا کسی نماز مین جائز نہین ہے۔ پہلے مرد صف باندھین۔ پھر لڑکے۔

اگر رکوع سجود والی نماز کی جماعت مین کسی مرد کے پہلو مین یا اُسکے سامنے کوئی بالغہ عاقلہ عورت نماز پڑھے اس طرح کہ وہ دونون ایک ہی نماز پڑھ رہے ہون تو دونون کی نماز فاسد ہو جائیگی بشرطیکہ امام نے عورتون کی امامت کی بھی نیت کی تھی ورنہ عورت کی نماز فاسد ہو گی۔

مسئلہ۔ عورت کے لیے جماعت مین آنا مکروہ ہی البتہ جو عورت بوڑھی پھونس ہو گئی ہو فجر، مغرب، اور عشاء، جمعہ اور عیدین مین آسکتی ہی اور یہ ترجیح امام ابی حنیفہ کے ہے

لیکن صاحبین کے نزدیک بوڑھی عورت سب نمازون مین آسکتی ہی
لیکن اس زمانہ مین فتویٰ یہ ہی کہ بوڑھی عورتونکا بھی نکلنا
مکروہ ہی خواہ کوئی نماز ہو کیونکہ فسق و فجور حد سے بڑھ گیا ہی۔
مسئلہ جس شخص کو سلس البول یا انفلات ریح کا مرض ہو اسکے پیچھے صحیح
تندرست جنکو یہ امراض نہون نماز نہ پڑھین۔ اور طاہر عورتین
اس عورت کے پیچھے جو مستحاضہ ہو نماز نہ پڑھین قاری پیچھے اُس اَن پڑھ
کے جو قرآن کو بقدر اسکے بھی نہ پڑھ سکے جس سے نماز صحیح ہوتی ہو نماز نہ پڑہے اگر
ان پڑھ ان پڑھ کے پیچھے نماز پڑھین تو جائز ہی۔
مسئلہ۔ اگر ان پڑھ نماز پڑھ رہا ہو اور قاری نے آکر علیحدہ نماز
پڑھ لی نماز جائز ہو جائیگی۔
مسئلہ ان پڑھ کی نماز گونگے کے پیچھے نہین ہو سکتی۔ جو شخص کپڑے
پہنے ہوے ہی اُسکی نماز ننگے کے پیچھے جائز نہین ہی۔
مسئلہ وہ شخص جو رکوع اور سجدہ کر سکتا ہی اس شخص کے پیچھے
نماز نہ پڑھے جو اشارہ سے نماز پڑھتا ہی۔
مسئلہ کسی ایک وقت کی فرض پڑھنے والے کو کسی دوسرے

وقت کے فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست نہین ہی مثلاً ظہر پڑھنے والے کو عصر پڑھنے والے کی اقتدا نہ کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ فرض پڑھنے والے نفل پڑھنے والے کے پیچھے نماز نہ پڑھین نفل پڑھنے والے کو فرض پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا درست ہی

مسئلہ۔ کھڑے ہوکر پڑھنے والا بیٹھکر پڑھنے والے کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہی

مسئلہ۔ موزہ پر مسح کرنے والے کو پیر دھونے والے کی اقتدا کرنا اور پیر دھونے والے کو موزہ پر مسح کرنیوالے کی اقتدا کرنا جائز ہی۔

مسئلہ۔ اگر کسی شخص نے اقتدا کی ایک امام کی بعد ازان کسی امام عادل یا دو عادلون نے کہا کہ یہ امام طاہر نہ تھا اعادہ نماز کا ضروری ہی۔ اور اگر کہنے والا امام عادل نہین ہی اور اس نے خبر دی ہی تو اعادہ اسکا مستحب ہی

مسئلہ۔ اگر کسی نے اس گمان پر نماز پڑھی کہ وہ محدث یا جنب ہے پھر معلوم ہوا کہ وہ محدث یا جنب تھا نماز ہوجائیگی مگر اسپر کفر کا خوف ہی نعوذ باللہ

وہ اوقات جنمین نماز پڑھنا مکروہ ہے

مسئلہ جبتک ایک نیزہ یا دو نیزہ آفتاب چڑھ نہ آئے اوسوقت تک

نماز نہ پڑھنا چاہیے۔ آفتاب نکلنے اور ڈوبنے کے وقت اور ٹھیک دوپہر میں یعنی آفتاب کے خط استوا پر آجانے کے وقت نماز پنجگانہ یا وتر پڑھنا یا سجدۂ تلاوت کرنا یا نماز جنازہ پڑھنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ کسی نماز کی قضا بھی ان اوقات میں درست نہیں ہے۔

مسئلہ۔ اسی دن کی نماز عصر غروب شمس کے وقت ادا کر سکتا ہے۔

نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مذکورۂ بالا دونوں وقتوں میں قضا نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔ اور سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

مسئلہ۔ ان دونوں وقتوں میں نذر مانی ہوئی نماز نہ پڑھی جائے اور نہ وہ نماز پڑھی جائے جسکو شروع کر کے فاسد کر دیا ہو اور نہ وہ دو رکعتیں جو بعد طواف کعبہ کے پڑھی جاتی ہیں۔

مسئلہ۔ طلوع فجر کے بعد سوائے فجر کی دو سنتوں کے دوسرے نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ۔ نماز مغرب کے قبل بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہیں۔

مسئلہ جب امام خطبہ کے لیے نکلے تو اسوقت بھی نوافل پڑھنا مکروہ ہین

بیان نوافل

نوافل سے مراد ماسوائے فرائض ہین

نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مؤکدہ ہین اور بعضون نے اُنکو واجب لکھا ہی۔

ان دونون رکعتون کو بلا عذر بیٹھکر یا سواری پر پڑھنا جائز نہین اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین چھوڑا اسکو کبھی نہ سفر مین نہ وطن مین اور فرمایا کہ یہ دو رکعتین فجر کی بہتر ہین دنیا سے اور جو کچھ اسمین ہی یہانتک کہ اگر امام تک پہونچ گیا اور سنت نہین پڑھی تو علیحدہ صف سے اسکو پہلے پڑھ لے پھر جماعت مین شریک ہو بشرطیکہ اتنا وقت ہو کہ تشہد مین امام کے ساتھ شریک ہو سکتا ہی سنت یہ ہی کہ یہ دو رکعتین گھر مین ادا کی جائین اور بعد صف کے یا صف مین بھی اگر دوسری جگہہ نہ پاے ادا کرے اور بہت مکروہ ہی صف مین بالکل ملکر سنت کا ادا کرنا اگر صرف سنت چھوٹ جاے اور فرض ادا کر چکا ہو تو شیخین کے نزدیک قضا نہکی جائے اور امام محمد کہتے ہین کہ ارتفاع شمس سے زوال تک

قضا کرے اور اگر فرض کے ساتھ چھوٹی ہو تو سب کے نزدیک قضا کی جائے۔
برابر ہے کہ فرض جماعت سے پڑھے یا تنہا زوال تک۔ کہا گیا ہے بعد
زوال کے بھی فرض کے ساتھ پڑھی جاوے اور کہا گیا ہے کہ نہ پڑھی جاوے۔
چار رکعت قبل فرض ظہر کے سنت موکدہ ہین اگر جماعت کے چھوٹنے
کا خوف ہو تو نہ پڑھی جائین اور قضا کی جائین بعد فرض پڑھی جائین
قبل سنت کی رکعتون کے کہ یہ بھی دو رکعت فرض ظہر کے بعد موکدہ ہین
اور گھر مین انکا ادا کرنا بھی اولی ہے۔ چار رکعت قبل عصر کے مستحب ہین
چاہے دو رکعتین پڑھے انکی قضا نہین گھر ہی مین انکا پڑھنا بہتر ہے۔
دو رکعت بعد مغرب کے سنت موکدہ ہین اچھا ہے کہ طویل پڑھی جائین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ الم تنزیل اور
تبارک الذی بیدہ الملک پڑھتے تھے اور چار رکعت فرض عشا کے
قبل مستحب ہین اور چار رکعتین بعد فرض کے ان مین بقدر دس
آیتون کے قرات ہر رکعت مین کرے اور چاہے دو ہی رکعتین
پڑھے اور یہ سب سنتین بہتر یہ ہے کہ گھر مین ادا کی جائین اور بڑے
مجمع مین جہان لوگون کو تکلیف ہو ضرر تاخیر سے گھر مین ادا کی جائین اور چار

رکعتین قبل جمعہ کے اور چھ بعد فرض جمعہ کے سنت ہین۔
حلوائی کہتے ہین کہ سنتون ہین سے فجر کی دو سنتین زائد مؤکد ہین پھر
مغرب کی دو سنتین پھر ظہر کی فرض کے بعد والی سنتین پھر عشا کے فرض
کے بعد والی سنتین پھر ظہر کے قبل کی چار سنتین پھر عصر کے قبل کی
چار سنتین پھر عشا کے قبل کی چار سنتین۔
مسئلہ۔ اگر کوئی شخص چاہے تو دو دو رکعتین ایک سلام سے
پڑھے یا چار چار رکعتین نفل کی ایک سلام سے دن مین پڑھے اور اسکے زائد
ہ مین ایک سلام سے پڑھنا یعنی چھ یا آٹھ رکعتین ایک
سلام سے پڑھنا مکروہ ہین رات کے نوافل مین امام ابو حنیفہ کے نزدیک
آٹھ رکعتین ایک سلام سے پڑھ سکتا ہی اور اسپر زیادتی مکروہ ہی اور
صاحبین کے نزدیک دو رکعتین ایک سلام سے پڑھے اور زیادتی نہ کرے
مسئلہ۔ قراۃ یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورۃ بقدر تین
آیتون کے پڑھنا فرضون کی پہلی دو رکعتون مین واجب ہی اور آخری
دونون رکعتون مین اگر چاہے الحمد پڑھے چاہے تسبیح کرے چاہے چپکا رہے
مسئلہ۔ اگر فرضون کے آخر کی دونون رکعتون مین قرأت نہ کی

تو سجدۂ سہو واجب نہوگا۔ لیکن قرأت سورۂ فاتحہ افضل ہے تسبیح کرنے سے اگر نہ تسبیح کی نہ الحمد پڑھی بلکہ بالارادہ چپکا رہا تو گنہگار ہوگا اور اگر بھولے سے چپکا رہا تو کوئی حرج نہین قرأت سنت ہے اور تسبیح مباح ہے اور سکوت گناہ یا مکروہ ہے۔

اور نفل کی ہر رکعت مین قرأت واجب ہے اور وتر کی ہر رکعت مین بھی قرأت کرے۔

مسئلہ۔ جو شخص نماز نفل کو عمداً فاسد کریگا اُسپر اُسکی قضا کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز نفل وسط مین فاسد ہوجاوے تو بھی اُسکی قضا ضروری ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی شخص نے چار رکعتین نفل کی شروع کین اور قعدۂ اولیٰ کے بعد آخر کی رکعتونکو فاسد کردیا یا فاسد ہوگئین تو صرف دو کی قضا ضروری ہوگی اور امام ابویوسف کے نزدیک چارون پڑھے اور احتیاط بھی اسی مین پائی جاتی ہے۔ باوجود قدرت قیام کے نوافل بیٹھے بیٹھے پڑھی جاسکتی ہین۔ اور عشا کی نفل جو بعد وتر کے پڑھی جاتی ہے اُسکو بیٹھ کے پڑھنا اچھا ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے نفل کو کھڑے کھڑے شروع کیا پھر بغیر

عذر بیٹھ گیا تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک نماز جائز ہو جائیگی اور صاحبین
کے نزدیک جائز ہو گی لیکن عذر کی وجہ سے جائز ہو جائیگی۔
مسئلہ۔ اگر بیٹھے بیٹھے نفل پڑھنا شروع کیا پھر کھڑا ہو گیا تو
بالاتفاق جائز ہے۔
مسئلہ۔ اگر کوئی شخص شہر سے باہر ہو تو وہ نوافل سواری کے
جانور پر جدھر سواری کا جانور جاتا ہو اشارہ سے پڑھ سکتا ہے بشرطیکہ
سواری کا جانور چلتا ہو اور اگر اسی حالت سے شہر میں داخل ہو گا
تحریمہ باطل ہو جائیگا پیادہ چلنے والا اسطرح نماز نہیں پڑھ سکتا ہے۔

بیان سجدہ سہو کا

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخری میں تشہد پڑھکر بعد سلام کے
دو سجدے کرے پھر تشہد پڑھے اور درود پڑھے اور سلام پھیرے۔
موجبات سجدہ سہو کسی واجب کے ترک کرنیسے یا کسی رکن میں بھولے
سے تاخیر کرنے یا تغیر کرنے سے رکن کے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے
جیسے قعدہ اولی کا چھوٹ جانا یا بیٹھنے کی جگہ پر کھڑے ہو جانا یا
سجدہ تلاوت اسکی جگہ پر چھوڑ دینا یا پہلی دو نون رکعتوں میں

سورۂ فاتحہ نہ پڑھنا یا دعاے قنوت یا اسکی تکبیر ترک کردینا یا تشہد ترک کردینا یا تکبیرات عیدین چھوڑدینا یا جو نمازین بالسر (دھیمے سے قرأت کرنا) پڑھی جاتی ہین اُن مین پکار کر قرأت کرنا یا جن نمازون مین پکار کر قرأت کی جاتی ہی اُنمین آہستہ سے قرأت کرنا۔

مسئلہ۔ اگر امام کی نماز مین سہو ہوا تو اسپر سجدۂ سہو واجب ہوگا اور اُسکی اتباع مین مقتدیون کو بھی سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا اگرچہ اُن سے سہو نہوا ہو۔

مسئلہ۔ مقتدیون کے اُس سہو سے جو حالت اقتدا مین ہوا ہی مقتدیون پر سجدۂ سہو واجب نہین ہوتا ہی اور نہ امام پر۔

مسئلہ۔ حالت غیر اقتدا مین اگر مقتدی سے سہو ہوا ہو تو صرف مقتدی پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص قعدۂ اولی بھول گیا اور کھڑا ہو چلا اگر قریب قعدہ کی ہی اور اُسکو یاد آیا تو بیٹھ جاے۔ اور اگر قیام کے قریب ہی تو کھڑا ہو جائے اور لوٹے نہین بلکہ سجدۂ سہو کرلے۔

مسئلہ اگر قعدۂ اخیرہ مین سہو ہوا اور بغیر قعدہ کیے کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچوین رکعت کا سجدہ نکرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرلے اور اگر پانچوین کا سجدہ کر لیا ہی تو فرض اُسکا باطل ہو جائے گا۔ اور اسپر ضروری ہی کہ چھٹی رکعت بھی ملالے۔

مسئلہ اگر چوتھی رکعت مین بقدر تشہد کے بیٹھا پھر اُسکو خیال آیا کہ یہ دوسری رکعت ہی اور بعد تشہد کھڑا ہو گیا اور پانچوین رکعت کے سجدہ مین جانے سے پہلے اُسکو یاد آگیا اور وہ لوٹ آیا سجدۂ سہو کرلے اور اگر پانچوین رکعت کا سجدہ کیا تو پھر چھٹی رکعت بھی ملالے اور سجدۂ سہو کرلے نماز پوری ہو جائیگی۔

مسئلہ اگر کسی کو شک ہوا کہ چار رکعتین پڑھین یا تین اگر اُسکی عادت شک کرنے کی نہین ہی تو وہ پھر سے نماز پڑھے اور اگر اُسکی عادت شک کرنے کی ہی تو ظن غالب کے موافق نماز ادا کرے اور اگر اُسکو ظن نہین ہی تو کم سے کم والی رکعت سے اپنی نماز تمام کرے اور پھر آخری رکعت مین جو اُسکے شک کے مطابق ہو بقدر تشہد بیٹھے مثلاً ایک شخص کو دوسری رکعت پڑھنے کے بعد

تیسری رکعت مین شک ہوا کہ چوتھی ہی یا تیسری تو ایک رکعت پڑھکر قعدہ کرے بعدازان کھڑا ہوا ور چوتھی رکعت پڑھکر قعدہ کرلے اور تشہد پڑھکر سجدہ سہو کرے اور نماز تمام کرے۔

صلوۃ مریض کا بیان

مسئلہ جو شخص قیام سے معذور ہو بیٹھکر نماز پڑھے اور رکوع کرے اور سجدہ کرے اور اگر رکوع اور سجود بھی نہین کرسکتا ہی اشارہ سے رکوع و سجود ادا کرے لیکن سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارہ سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔

مسئلہ اگر پیشانی پر زخم ہی اور سجدہ پیشانی پر نہین کرسکتا ہی تو اُسکو اشارہ کرنا جائز نہین بلکہ ناک پر سجدہ کرے اگر بیٹھنے کی بھی قدرت نہو چت لیٹ کر نماز پڑھے اور سر کے نیچے تکیہ رکھ لے اور اگر چت بھی نہین لیٹ سکتا ہی تو سیدھی کروٹ لیٹے اور قبلہ کی طرف رخ کرے اگر سیدھے جانب بھی نہ لیٹ سکے اُلٹے جانب لیٹے اور منھ قبلہ کی طرف کرے اور سر جنوب یا شمال کی جانب باختلاف حالات کرے

مسئلہ اگر سر سے اشارہ کرنیکی قدرت نہین ہی تو نماز نہین

تا خیر کرے آنکھون اور قلب اور بھوون سے اشارہ نہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کوئی مریض بوجہ مرض کے ایک دن رات سے زائد بے ہوش رہا تو ان نمازون کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی شخص کو ایک دن رات سے زائد مرض رہا اور وہ بیہوش بھی رہا تو اُن نمازون کی قضا لازم نہوگی۔

مسئلہ۔ اگر مرض ایک دن رات سے کم رہا اور اُسمین ہوشیار بھی رہا تو اُن نمازون کی قضا کرے۔

مسئلہ۔ اگر مرض ایک دن رات سے زائد رہا اور ہوشیار بھی رہا یا ایک دن رات سے کم مرض رہا لیکن وہ مریض بیہوش رہا تو ان دونون صورتون مین صاحب ہدایہ کے نزدیک تمام نمازونکی قضا کرے اور بزدوی اور قاضیخان کے نزدیک اُن نمازون کی قضا نہ کرے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو قیام پر قدرت حاصل ہوئی لیکن رکوع اور سجود نہین کرسکتا ہی تو کھڑے ہوکر نماز پڑھنا ضروری نہین بیٹھکر اشارہ سے نماز پڑھنا افضل ہی اور اگر وہ کھڑا ہوگیا تو رکوع

کے لیے کھڑے کھڑے اشارہ کرے اور سجدہ کا اشارہ بیٹھکر کرے۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے حالت صحت مین کھڑے کھڑے نماز پڑھی
بیچ مین اُسکو مرض و عذر لاحق ہوا موافق عذر کے نماز پوری کرے
مثلاً قیام سے معذور ہوگیا بیٹھکر نماز تمام کرے اور اگر رکوع و سجود سے
معذور ہوگیا اشارہ کرے اور اگر بیٹھنے سے بھی معذور ہوگیا لیٹ جاے
مسئلہ۔ اگر کسی نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھی ہو رکوع و سجدہ کے
ساتھ پھر قیام کی طاقت ہوگئی تو اُسی نماز کو پورا کرے اور اگر کسی نے
تھوڑی نماز اشارہ سے پڑھی تھی اور پھر وہ رکوع اور سجدہ پر
قادر ہوگیا پھر سے نماز پڑھے۔
مسئلہ۔ اگر کوئی شخص بیہوش ہوگیا اور اُسپر پانچ نمازون
یا ان سے کم کا وقت گذر گیا تو صحت ہوجانے کے بعد اُن نمازون کی
قضا کرے اور اگر پانچ نمازون سے زائد کا وقت گذرا ہو تو اُنکی قضا نہ کرے

سجدہ تلاوت کا بیان

چودہ سجدے قرآن مین ہین جن کے پڑھنے اور سننے سے سجدہ
کرنا لازم ہوتا ہو چاہے عربی سمجھے یا نہ سمجھے۔

مسئلہ۔ اگر آیت سجدہ پڑھنے والا طاہر ہو یا محدث ہو یا جنب ہو یا حائض ہو یا نفسا ہو یا کافر ہو یا بچہ ہو یا نشہ مین ہو تو سننے والے پر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی بعض لوگ کہتے ہین کہ اگر نا سمجھ بچہ پڑھے تو سجدۂ تلاوت سننے والے پر واجب نہین ہوتا ہی۔
اور اگر سونے والے نے یا مجنون نے آیت سجدہ پڑھی ہی تو بعضون کے نزدیک سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب ہی اور بعضون کے نزدیک واجب نہین اور اگر جنب یا مست یا سونے والا یا کافر یا صبی یا مجنون یا حائض یا نفسا آیت سجدہ پڑھین یا سُنین تو اُنپر سجدۂ تلاوت واجب نہین ہی۔

مسئلہ۔ اگر امام نے نماز مین آیت سجدہ کی پڑھی تو دونون یعنی امام اور مقتدی سجدہ کرین خواہ مقتدی سنے یا نہ سنے اور قرأت پکار کے ہو یا چپکے سے۔

مسئلہ۔ اگر مقتدی نے آیت سجدہ پڑھی تو نہ اُسپر سجدۂ تلاوت واجب ہوگا نہ امام پر اور نہ بعد نماز کے ادا کیا جائے۔ اگر کسی نے نماز مین سجدہ کی آیت کسی دوسرے شخص سے سنی جو نماز مین اُسکے

ساتھہ شریک نہین تھا تو نماز مین سجدۂ تلاوت نہ کرے بلکہ بعد نماز کے سجدہ کرے۔ اگر نماز ہی مین سجدہ کرلیا تو نماز تو فاسد نہو گی لیکن بعد ختم نماز کے پھر سجدۂ تلاوت کرنا ہوگا۔

مسئلہ اگر امام نے ایک آیت سجدہ پڑھکر سجدۂ تلاوت کرلیا بعد ازان ایک شخص نے جس نے آیت سجدہ امام سے سُنی تھی اقتدا کی وہ بعد نماز سجدہ نہ کرے۔

مسئلہ اگر کسی نے سجدہ کی آیت نماز کے باہر پڑھی پھر نماز مین بھی اُسی آیت کو پڑھا اور سجدۂ تلاوت مین دو سجدونکی نیت کرلی تو دونون سجدے ادا ہو جائینگے یعنی یہ ایک سجدہ دونون سجدون کے لیے کافی ہوگا۔

مسئلہ اگر کسی نے ایک سجدہ کو ایک مجلس مین مکرر پڑھا تو ایک سجدہ کرلینا سب کے لیے کافی ہے۔

نوٹ۔ حقیقتاً مجلس کا بدلنا ظاہر ہے مثلاً انسان ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل جائے اور حکماً کی صورت یہ ہے کہ پہلی نشست مثلاً خرید و فروخت کی تھی اور دوسری نکاح کی ہوگئی اگرچہ بظاہر مجلس ایک ہی ہے۔ لیکن اس صورت مین اگر کوئی عمل قلیل کیا جاتا تو مجلس کو نہین بدلیگا مثلاً ایک مجلس مین دو تین لقمہ کھا لیے یا دو ایک گھونٹ پانی پی لیا یا دو ایک قدم چلا۔

جو شرائط نماز کے بیان کیے گئے ہین وہی سجدۂ تلاوت کے لیے بہی ہین مثلاً با وضو ہونا حدث و نجاست سے طاہر ہونا وغیرہ وغیرہ اگر پانی پر قدرت ہو تو سجدۂ تلاوت کے لیے تیمم نہین درست ہی اگر سجدۂ تلاوت مین بات کی یا قہقہہ لگایا یا ارادۃً یا خطاً حدث کیا تو سجدہ کا اعادہ کرنا چاہیے۔

سجدۂ تلاوت کرنیکا یہ طریقہ ہی کہ تکبیر کہے اور ہاتہ نہ اُٹھاے اور سجدہ کرے اور اُس مین سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھے اور یہی مختار ہی اور متاخرین نے سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا پڑھنا اچھا سمجھا ہی تشہد نہ پڑھے اور نہ سلام پہیرے کہڑے ہوکر سجدہ مین جانا اچھا ہی بیٹھے بیٹھے بہی کچھ حرج نہین۔

سجدۂ تلاوت کے لیے تکبیر کہنا سنت ہی اگر کوئی شخص تکبیر نہ کہے سجدہ ہو جائیگا اسی طرح اگر سجدہ مین کچھ نہ پڑھا تو بہی سجدہ ہو جاے گا۔

صلوۃ مسافر

سفر شرعی سے نماز قصر ہو جاتی ہی اور روزہ نہ رکہنا مباح ہو جاتا ہی اور موزہ پر مسح کرنے کی مدت ایکدن رات سے تین دن تک ہو جاتی ہی

اور جمعہ اور عیدین اور اضحیہ ساقط ہو جاتے ہین عورت پر بغیر محرم کے سفر کرنا حرام ہو جاتا ہی۔

سفر شرعی یہ ہی کہ انسان کسی ایسی جگہ کا ارادہ کرے جسکی مسافت اُسکے شہر سے تین دن یا زیادہ مین متوسط چال سے طی ہو علمار نے اُسکی مقدار تیس کوس رکھی ہی۔ متوسط چال مین وہ سواریان نہین داخل ہین جن سے بہت مسافت جلد طی ہو جائے جیسے موٹر و جہاز و کشتی وغیرہ اونٹ کی چال متوسط چال مین داخل ہے پس جو شخص اپنی جائے اقامت یا وطن سے تیس کوس کے قریب کسی مقام پر جائیگا شرعاً مسافر ہوگا۔

مسافر کو ہر چار رکعت والی نماز مین دو رکعتین پڑھنا فرض ہین اور اسی کو قصر کہتے ہین اور دو سے زائد پڑھنا جائز نہین اگر زیادہ کریگا گنہگار ہوگا۔

مسئلہ۔ اگر مسافر نے چار رکعتین پڑھیں اور قعدہ اولی مین بیٹھا تو آخر کی دو رکعتین نفل ہو جائینگی اور پڑھنے والا گنہگار ہوگا۔ اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولی مین نہین بیٹھا نماز باطل ہو جائیگی۔

مسئلہ مسافر نے اگر قعدۂ اولیٰ ترک کر دیا اور اقامت کی نیت کر لی تو اُسکو چار ہی رکعتین پوری پڑھنا ہونگی اور سجدۂ سہو کرنا ہوگا

مسئلہ جو شخص کسی شہر سے سفر شرعی کر رہا ہو تو جب وہ شخص اُس شہر کے مکانات یا آبادی کو چھوڑ دیگا تو اُسکو نماز قصر پڑھنا ہوگی یعنی حالت سفر مین جب اپنے شہر کے حدود دینو سپلٹی سے خارج ہو جائیگا۔ نماز قصر پڑھنا ہوگی۔

جب مسافر کم سے کم پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کسی ایسے شہر مین کریگا جو اقامت کے لائق ہے تو وہ شرعًا مسافر نہوگا یعنے اُس کے لیے وہ آسانیان جو شریعت نے مسافر کے لیے بتادی ہین نہونگی۔

اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہ مسافر ہی رہیگا۔

مسئلہ اگر کسی مسافر نے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہین کی اور کسی وجہ سے وہ پندرہ دن تک یا اس سے بھی زائد ٹھہرا رہا تو وہ مسافر ہی رہیگا مثلاً زید اپنے مکان سے تیس کوس کے فاصلے پر کسی دوسرے مقام پر گیا اور اسکی نیت یہ تھی کہ دو تین روز یا زائد سے زائد بارہ تیرہ دن قیام کر کے واپس چلا آئیگا لیکن مختلف وجوہ

سے اُسکو ایک مہینہ رہنا پڑا اور اُسنے اقامت کی نیت بہی نہین
کی تہی بلکہ روزانہ جانے کا ارادہ رکہتا تہا تو اُسکو مہینہ بہر قصر
نماذین پڑہنا ہونگی اگر لشکر اسلام دارالحرب مین داخل ہو اور
وہ پندرہ دن اقامت کی نیت بہی کرلے تو بہی وہ حکماً مسافر ہی رہیگا
مسئلہ جب کوئی شخص اپنے وطن مین آجائیگا تو اُسکو نمازین
قصر نکرنا ہونگی بلکہ پوری پڑہنا ہونگی۔
وطن مین اگرچہ نیت اقامت کی نکرے اُسکو نماز پوری پڑہنا ہوگی قصر نکرے

اقسام وطن

وطن کی تین قسمین ہین وطن اصلی وطن اقامت وطن سکنی
وطن اصلی وہ ہے جسمین انسان اپنا گہر بنائے اور بود و باش
اختیار کرے۔
وطن اقامت وہ ہے جہان پندرہ روز یا اس سے زائد ٹہرنے
کی نیت کرلے۔
وطن سکنی وہ ہے جسمین پندرہ دن سے کم رہنے کی نیت کی ہو
وطن اصلی کو صرف وطن اصلی باطل کردیتا ہے مثلاً ایک شخص

ایک شہر کی بود و باش اور مکان کو چھوڑکر دوسرے شہر کو گھر بنالے اور وہان کی بود و باش اختیار کرلے تو پہلا شہر اسکا وطن اصلی نہوگا وطن اقامت وطن اصلی اور وطن اقامت سے باطل ہوجاتا ہے وطن سکنی وطن اصلی اور وطن اقامت اور وطن سکنی سے باطل ہوجاتا ہے

مسئلہ - اگر لکھنؤ کے رہنے والے نے اپنا وطن اصلی حیدرآباد کرلیا اس طرح پر کہ لکھنؤ کی بود و باش بالکل ترک کردی لکھنؤ کا وطن ہونا باطل ہوجائیگا اور اگر لکھنؤ مین جو وطن اول تھا اُسکے گھر والے موجود ہین تو یہ دونون اسکی وطن اصلی ہونگے جب ان مین داخل ہو نماز پوری پڑھے -

مسئلہ اگر کسی نے دو شہرون مین پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو نماز ان دونون مین پوری نہ پڑھے یعنی قصر کرے مثلاً بانسہ اور بڑے گاؤن مین پندرہ دن رہنے کی نیت ہو تو نماز بقصر پڑھے

مسئلہ جس شخص کی نماز سفر مین قضا ہوگئی ہو تو وطن مین بقصر ادا کرے اور جس شخص کی نماز گھر مین قضا ہوگئی اور وہ سفر مین ادا کرنا چاہتا ہے تو چار پڑھے -

نوٹ سفر مین کوئی شرط نہین ہے کہ سفر گناہ کا ہو یا سفر مباح ہو یا سفر شرعی کا ہو سب قصر کے حکم مین برابر ہین

مسئلہ - اگر کوئی مسافر امام مقیم کی اقتدا کرے تو اُسکو پوری چار رکعت نماز پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ - اگر مقیم مسافر کی اقتدا کرے تو مقیم کو چاہیے کہ جب امام سلام پھیرے تو بقیہ دو رکعتین پڑھ لے۔

نماز جمعہ کے احکام

جمعہ نہین واجب ہی مگر شہر مین یا شہر کے اس میدان مین جہان سے شہر کی آوازین سُنائی دیتی ہون۔

جمعہ کے لیے گیارہ شرطین ہین جن مین سے نماز پڑھنے والے کے لیے سات شرطین ہین - اوّل آزادی - دوسرے مرد ہونا تیسرے بالغ ہونا - چوتھے مقیم ہونا - پانچوین بیمار نہونا - چھٹے پاؤن کا درست ہونا - ساتوین آنکھونکا درست ہونا - اور چار شرطین غیر نمازی کے لیے ہین - اوّل نماز پڑھنے کے لیے شہر کا ہونا - دوسرے بادشاہ یا قائم مقام بادشاہ کا ہونا - تیسرے جماعت - چوتھے وقت ظہر کا آجانا۔

شہر شرع مین اُس جگہ کہتے ہین جس مین بازارین ہون اور ایسا حاکم ہو

جو قدرت رکہتا ہو کہ ظالم سے مظلوم کا انصاف کرے۔ اور ایسا عالم ہو کہ
اس سے لوگ مسائل وغیرہ دریافت کرتے ہون اور بعضون نے کہا کہ شہر
وہ ہے جس مین حوائج دین و دنیا کے پورے ہو جائین۔ حوائج دین
کے جیسے قاضی و مفتی کا ہونا اور حوائج دنیا کے یہ ہین کہ ہر صنعت کا صانع
ایک سال سے دوسرے سال تک وہان زندگی بسر کرتا ہو۔
ہدایہ مین ہی کہ شہر وہ جگہ ہے جسکے لیے ایک حاکم ہو اور قاضی ہو
جو احکام نافذ کرتا ہو اور حدود قائم کرتا ہو۔
اور امام ابو یوسف سے روایت ہی کہ مصر یعنی شہر شرع مین وہ مقام
ہی کہ اگر اُسکی بڑی مسجد مین لوگ جمع کیے جائین تو وہ مسجد اُنکے
لیے کفایت نہ کر سکے۔

مسئلہ۔ جو لوگ شہر کے باہر رہتے ہین اُن کو جمعہ کے لیے
شہر مین آنا واجب نہین ہی بشرطیکہ اُن لوگون کی جائے قیام
شہر سے اتنی دور ہو کہ شہر تک آنے مین اُنپر قصر نماز پڑھنا فرض ہو جاے۔

مسئلہ۔ ایک شہر مین بہتر یہ ہی کہ ایک ہی جگہ نماز جمعہ کی
ادا کی جاوے اگر کئی جگہ ادا ہو تو کچھ مضائقہ نہین اور اس زمانہ مین

اسی پر عمل ہی۔

مسئلہ۔ جمعہ کو سفر کرنا ہمارے یہان نہ قبل نماز کے مکروہ ہی نہ بعد نماز جمعہ کے اور امام مالک کے نزدیک زوال تک مکروہ ہے۔

مسئلہ۔ اگر بادشاہ نہو تو جو لوگ احکام بادشاہ اسلام کے نافذ کرتے ہین وہ اُس کے قائم مقام ہین۔

مسئلہ۔ خطبہ پڑھنے کی دو شرطین ہین ایک یہ کہ خطبہ بعد زوال ہو دوسرے قبل جمعہ کے اگر قبل زوال یا بعد جمعہ ہوا نماز جمعہ کی نہوگی۔

احکام خطبہ

دو خطبے پڑہنا چاہیین اور دونون کے درمیان اتنی دیر بیٹھنا چاہیے کہ جسمین تین آیتین قرآن کی پڑہی جاسکین سنت خطبہ مین یہ ہی کہ خطیب اللہ کی حمد ثنا کرے اور درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور لوگون کو نصیحت کرے اور قرآن پڑھے اور دعا مانگے مؤمنین ومؤمنات کے لیے۔

اور مستحب یہ ہی کہ عشرۂ مبشرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر نام لیکر صلوۃ بہیجے اور امام حسن و امام حسین و حضرت فاطمہ و حضرت عباس اور حضرت حمزہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر اور جمیع اصحاب مہاجرین و انصار اور تابعین پر ترضی کرے۔ اور خطبہ کہڑے ہو کر حالت طہارت مین پڑہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک خطبہ مین صرف حمد باری تعالی کرنا جائز ہی اور صاحبین کہتے ہین ایک طویل ذکر ضروری ہی جسکو خطبہ کہتے ہین۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے التحیات پڑہی یا چہینکنے بعد الحمد للہ کہا یا حالت شک مین سبحان اللہ کہا یا حالت تعجب مین لا الہ الا اللہ کہا تو اجماعاً خطبہ ادا نہو گا۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے بیٹہکر یا لیٹ کر خطبہ پڑہا یا بغیر طہارت کے خطبہ پڑہا تو جائز ہی مگر مکروہ ہی

مسئلہ۔ اگر سمجھدار بچہ نے خطبہ پڑہا بعض کہتے ہین جائز ہی اور بعض کہتے ہین نہین جائز ہی۔

مسئلہ۔ اگر خطیب کو بعد فراغت خطبہ کے حدث ہوا اور

وہ گہر مین آیا اور اُسنے وضو کیا اور جلد واپس آ گیا پہر اُسکو نماز پڑہانا جائز ہی اور اگر گہر مین آکر کہانا بہی کہایا تو اس کو دوسرا خطبہ پڑہکر نماز پڑہانا چاہیے۔

مسئلہ۔ اگر امام کو نماز مین حدث لاحق ہوا اور اُس نے مقتدیون مین سے کسی کو اپنی جگہہ پر کر دیا جائز ہی

مسئلہ۔ اگر امام کو قبل نماز پڑہنے کے حدث لاحق ہوا اور اُسنے ایسی شخص کو جسنے خطبہ نہین سنا تہا حکم نماز پڑہانیکا کیا نہین جائز ہی بلکہ خطبہ سُنے ہوے کو حکم کرنا چاہیے۔

مسئلہ۔ امام اعظم و امام محمد کے نزدیک جماعت کے لیے امام کے علاوہ تین مرد ہونا چاہیین اور امام ابو یوسف کے نزدیک دو مرد

مسئلہ۔ اگر صرف عورتین یا بچے ہون جمعہ نہ پڑہایا جائے اگر مسافر یا دوسرے لوگ جنہون نے خطبہ نہین سُنا موجود ہین جمعہ پڑہایا جاے۔

مسئلہ۔ نماز جمعہ مین امام قراۃ جہر کے ساتہ کرے کوئی سورۃ ہمارے نزدیک مخصوص نہین ہی لیکن امام شافعی سورۃ جمعہ

ومنافقون کو خاص کرتے ہین۔

مسئلہ مسافر اور عورت اور مریض اور غلام اور اندھے پر جمعہ کی نماز واجب نہین اور اگر ان لوگون نے جمعہ کی نماز پڑھی تو فرض ظہر اُن کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگا۔

مسئلہ مسافر اور مریض اور غلام جمعہ کی امامت کر سکتے ہین

مسئلہ اگر کسی نے تحریمہ کیا اور نیت کی فرض وقتی کی ہمارے نزدیک جمعہ ادا نہوگا اور نزدیک امام زفر کے جمعہ ادا ہوگا۔

مسئلہ اگر بغیر عذر ظہر پڑھی قبل اسکے کہ امام جمعہ کی نماز پڑھے ظہر ہمارے نزدیک جائز ہو جائیگی اگرچہ مکروہ ہے اور امام زفر کے نزدیک ادا ہی نہو گی۔

مسئلہ اگر بعذر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ مین آیا ظہر نفل ہو جائیگی اور نماز جمعہ فرض ادا ہو گی اور امام زفر کے

سلہ ہمارے نزدیک ظہر کی نماز جمعہ کے دن فرض وقتی ہی مگر جمعہ پڑھنا ادائے ظہر کو ساقط کر دیتا ہی اور امام محمد کہتے ہین ان مین سے کوئی فرض کے لیے متعین نہین۔ اور امام زفر کہتے ہین کہ اس دن جمعہ ہی کی نماز فرض وقتی ہی

نزدیک فرض وہی ظہر ہے۔
مسئلہ۔ اگر ظہر کی نماز پڑھی معذور نے یا غلام نے
پھر جمعہ مین شریک ہوا پھر بعد جمعہ کے ظہر کی نماز پڑھی
ہمارے نزدیک جائز ہے کیونکہ ظہر اول نفل ہوگئی اور امام
زفر کے نزدیک نہین جائز ہے۔
مسئلہ۔ اگر کسی نے ظہر پڑھی پھر جمعہ کی نماز پڑھنے
نکلا امام ابو حنیفہ کے نزدیک ظہر کی نماز اسکی نفل ہوجائیگی
اگر جمعہ کی نماز پائی ہے تو کافی ہے ورنہ ظہر پھر سے پڑھے اور
امام محمد اور امام ابو یوسف کہتے ہین کہ نماز ظہر کی باطل نہوگی
جبتک کہ امام کے پاس نہ آجاے۔
مسئلہ۔ اگر کوئی شہر مین اپنے حوائج کے لیے اور نماز جمعہ
کے لیے آیا اگر مقصود اعظم اسکا اقامت جمعہ ہے سفر کا ثواب
پاسے گا ورنہ نہین۔
مسئلہ۔ معذورون اور قیدیونکو جمعہ کے دن جماعت سے
ظہر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے اور غیر معذورین کے لیے جائز ہی نہین ہے

مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعہ مین نماز پڑھتے پایا اور وہ شریک ہوگیا وہ اپنی باقی نماز کو پورا کرے اگر تشہد یا سجدۂ سہو مین آکر شریک ہوا ہو۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک جب امام جمعہ کے دن مسجد مین آجائے تو لوگون کو مطلقاً کلام کرنا چھوڑ دینا چاہیے خواہ آپس کی گفتگو ہو یا تسبیح وقرأت ہو اور صاحبین کے نزدیک کلام کرنا جائز ہے کہ امام خطبہ نہ پڑھے یعنی امام کے آجانے کے بعد قبل خطبہ کے اور خطبہ اور نماز کے بیچ مین کلام کرنا جائز ہی اور درمیان خطبہ کے ناجائز ہے۔ نوافل پڑھنا سب کے نزدیک جائز نہین ہان قضا ادا کرنا بغیر کراہت کے جائز ہی اور خطبہ کے وقت نہ کھاے اور نہ پیے اور جب خطبہ پڑھنے والا ذکر کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سننے والے اپنے دل مین درود پڑھین آپ پر۔

مسئلہ جب اذان اول جمعہ کی کہی جاے اُن کامونکو جو نماز جمعہ مین جانے کو روکتے ہون ترک کردینا چاہیے جیسے خرید وفروخت وغیرہ جب خطبہ سے امام فارغ ہو جاسے

تو تمام نمازی کھڑے ہو جائیں اور اقامت کہی جاوے۔ جو شخص
جمعہ کی نماز پڑھنے چلے اُسکو غسل کرنا چاہیے اور خوشبو لگانا
چاہیے اور بقدر مقدور اچھے کپڑے پہننا چاہیے اور یہ دعا
چلتے وقت پڑھنا چاہیے اللھم اجعلنی اوجہ من توجہ الیک
واقرب من تقرب الیک وانجح من دعاک۔ اور چار رکعت
سنت پہلے پڑھے اور بعد نماز فرض کے چار رکعتیں پھر دو رکعتیں
سنت کی پڑھے اسکے بعد نماز جمعہ کی نیت میں یہ کہے نماز پڑھتا
ہوں میں جمعہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے
اور سنتوں میں یہ کہے کہ نیت کرتا ہوں میں سنت جمعہ کی۔
سنت ظہر کی نیت نہ کرے۔

عیدین کی نماز

عیدین یعنی عید الفطر و عید الاضحیٰ عید الفطر کی نماز یکم شوال کو
پڑھی جاتی ہے اور بعذر دوسری تاریخ میں بھی ادا کی جاسکتی ہے
اور عید الاضحیٰ کی نماز دسوین ذی الحجہ کو پڑھی جاتی ہے اور بعذر
دوسرے دن یعنی گیارہوین تاریخ اور تیسرے دن یعنی بارہوین

تاریخ بھی پڑھی جاسکتی ہی اِن دونون نماز دن کا وقت آفتاب کے
بلند ہوجانے سے زوال کے قبل تک رہتا ہی۔
عید فطر کے روز مستحب ہو کہ پہلے کچھ کھالے پھر نہائے اور خوشبو لگائے
اور مسواک کرے اور صدقہ فطر دے اور اچھے کپڑے بقدر وسعت
پہنے اور گھر پہنے اور اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر
وللہ الحمد چپکے چپکے کہتا ہوا جہان عید کی
نماز پڑہی جائے اور قبل نماز عید کے نفل نہ پڑہے اور عید ضحی
مین مستحب ہی کہ قبل نماز کے کچھ نہ کہائے بلکہ بعد نماز کے قربانی کرے
اور قربانی کا گوشت پہلے کہائے اور تکبیر اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد پکار پکار کے کہتا ہوا
عید کی نماز پڑھنے کی جگہ پر جائے۔

طریقۂ نماز عیدین

عیدین مین دو رکعتون کا پڑھنا شروط جمعہ کے ساتھ اس طریقہ پر
واجب ہی کہ بعد تحریمہ کے سبحانك اللھم پڑھے اور تین تکبیرین
ہاتھ اٹھا کر کہے اور ہاتھ نہ باندھے اور تکبیرون کے درمیان مین

تسبیح کے بقدر فصل کرے تیسری تکبیر کے بعد ہاتہہ باندھے اور تعوذ و تسمیہ کے بعد قرأت کرے اور رکعت اول تمام کرے اور دوسری رکعت مین بعد قرأت کے پہلی رکعت کی طرح تین تکبیرین کہے اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتہہ نہ باندہے بلکہ چوتہی تکبیر کہکر رکوع مین چلا جاے۔

تاخیر عید فطر مین یعنی دیر کرکے نماز پڑہنا اور تعجیل عید اضحی مین یعنی اول وقت نماز کا پڑھنا مستحب ہے۔

امام قرأۃ پکار کے پڑھے اور سبح اسم اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑہنا مستون ہی اور ق اور اقتربت الساعۃ کا پڑہنا بہی روایت مین آیا ہی پہر بعد نماز کے امام خطبہ پڑھے عید فطر مین احکام فطرا کے اور عید اضحیٰ مین احکام قربانی کے لوگون کو بتاے۔ جس شخص کو نماز عیدین نہین ملی اسپر قضا نہین ہی۔ اور اگر درمیان مین شریک ہو تو جب اپنی باقی نماز ادا کرنے لگے تو تکبیرات بہی اپنے اپنے مواضع مین ادا کرے۔

ایام تشریق کی تکبیرین یوم عرفہ یعنی نوین ذیحجہ سے تیرھوین ذیحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض کے بعد کہی جائین

جماعت سے آزاد مرد مکلف شہر کے رہنے والون کو یا انکو جو انکے
ساتھہ نماز پڑہے ہین بطریق تنبیہ کے کہنا چاہیے۔

نماز سورج گہن کی

جب آفتاب مین گہن پڑے تو دو رکعتین نماز کسوف کی اسطرح
ادا کی جائین کہ نہ اذان کہی جاسے نہ اقامت بلکہ امام جمعہ لوگون کے
ساتھہ دو رکعتین طویل قرأت سے ساتھہ آہستہ سے ادا کرے امام
ابو حنیفہ کے نزدیک اور امام ابو یوسف کے نزدیک چلا کر
پڑہے اور امام محمد سے دونون روایتین ہین اور بعد نماز
کے دعا و استغفار کرے یہانتک کہ صاف ہوجاے آفتاب
اور اگر امام جمعہ کا نہو تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑہین۔
اور چاند گہن کی نماز مین جماعت نہین ہی دو رکعتین اکیلے اکیلے
پڑہنا چاہیین اور استغفار کرنا چاہیے۔
مسئلہ۔ اگر جنازہ موجود ہی اور خسوف یا کسوف پڑا ہی تو
پہلے نماز جنازہ پڑہنا چاہیے۔
مسئلہ۔ اگر گہن ہی اور ابر یا غبار وغیرہ آگیا ہی نماز گہن کی

پڑھی جاے اگر اسوقت نہین پڑھی گئی تو آفتاب ماہتاب صاف ہونے کے بعد نہ پڑھی جاے۔

مسئلہ۔ اگر کسوف ہو اور اُسی حالت مین آفتاب غروب ہوگیا لوگ استغفار چھوڑ دین اور نماز مغرب کی پڑھین۔

نماز استسقا یعنی پانی چاہنے کی نماز

اگر پانی نہ برستا ہو اور ندی نالے خشک ہو چلے ہون اور جانور ہلاک ہونے لگے ہون تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک لوگون کو علاوہ دو رکعتین نماز استسقا کی پڑھنا چاہیین اور دعا مانگنا چاہیے۔

نماز استسقا مسنون نہین ہی البتہ دعا کرنا مسنون ہی۔

اور امام محمد کے نزدیک مسنون یہ ہی کہ دو رکعتین جماعت کے ساتھ پڑھنا چاہیین اور با جماعت خطبہ پڑھا جاے اور رو بقبلہ ہوکر دعا مانگی جاے اور امام اپنی چادر اس طور پر پلٹ لے کہ نیچے کا حصہ اوپر ہو جاے اور اوپر کا حصہ نیچے ہو جاے اور سیدھا جانب اُلٹا ہو جاے اور اُلٹا سیدھا ہو جاے اور جس جگہ یہ نماز ادا کی جاے وہان کفار کا ہونا جائز نہین ہی۔

مبسوط مین ہی کہ امام ابو یوسف امام ابو حنیفہ کے موافق ہین اور عامۂ کتب اس نماز کے طریقہ کو امام محمد کے مسلک کے موافق لکھتے ہین۔

نماز تراویح

ماہ صیام یعنی رمضان کی پہلی تاریخ سے نماز عشا کے بعد اور وتر کے قبل جماعت کے ساتھہ یا فرداً فرداً بیس رکعتین نماز تراویح کی ادا کرنا مسنون ہین۔

دو دو رکعتین ایک سلام سے پڑھی جائین اور چار رکعتین بھی ایک سلام سے پڑھی جا سکتی ہین۔لیکن ہر چار رکعت کے بعد تہوڑی دیر بیٹھنا اور سستانا چاہیے اور سبحان ذی الملک والملکوت سبحان ذی العزۃ والعظمۃ والھیبۃ والقدرۃ والکبریاء والجمال والکمال والجبروت سبحان الملک الحی الذی لاینام ولایموت سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح تین مرتبہ پڑھکر دعا مانگنا چاہیے الفاظ دعا یہ ہین اللھم انا نسئلک الجنۃ و نعوذبک من النار یا خالق الجنۃ والنار

برحمتك يا عزيز يا غفار يا كريم يا ستار يا رحيم يا جبار
اوران مین ایک قرآن کا ختم کرنا بھی مسنون ہی جب بیسون کو ختین
تمام ہو جائین تو نماز وتر بجماعت پڑھنا افضل ہی۔

مسئلہ۔ رمضان کے علاوہ نوافل و وتر کا بجماعت پڑھنا مکروہ ہی۔
مسئلہ۔ تراویح کے بعد نماز وتر بغیر جماعت کے بھی پڑھنا جائز ہی۔
مسئلہ۔ اگر وتر سوائے رمضان کے جماعت سے پڑھی گئی تو وتر ادا ہو گئی۔

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اس مین نہ رکوع
کیا جاوے نہ سجدہ لیکن طہارت اور ستر کا چھپانا
اور رو بقبلہ ہونا اور قیام شرط ہے بغیر
عذر بیٹھکر نماز نہ پڑھنا چاہیے اگر کسی نے بغیر عذر بیٹھکر
نماز پڑھی نماز نہوگی۔

ولی اگر مریض ہو اور امام ہو تو شیخین کے نزدیک اسکو بیٹھ کے
نماز پڑھانا اور لوگون کو اسکی اقتدا کھڑے ہو کر کرنا جائز ہے

اور امام محمد کہتے ہیں اقتدا جائز نہیں ہے۔ صرف ولی کی نماز ہو جائیگی ولی کے نماز پڑھ لینے سے فرضیت نماز جنازہ کی جاتی رہتی ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز پڑھنے والے کے کپڑے پر ایک درہم کی مقدار سے زائد نجاست ہے تو اسکی نماز جائز نہیں اسی طرح اگر نجس جگہ پر نماز پڑھی ہو تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ۔ اگر کسی نے نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو وضو نہ ٹوٹیگا نماز ٹوٹ جائیگی۔

مسئلہ۔ اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھے تو نماز فاسد نہ ہوگی بادشاہ اسلام کی موجودگی میں وہی امام بنایا جاے گا۔ اگر وہ نہ ہو تو محلہ کی مسجد کے امام کو امامت کرنا چاہیے اگر وہ بھی نہ ہو تو میت کا ولی نماز پڑھائے

مسئلہ۔ اگر غیر ولی نے نماز پڑھائی تو ولی نماز پھر پڑھ سکتا ہے اور ولی کی نماز پڑھانے کے بعد کسی کو نماز پڑھانا جائز نہیں ہے

مسئلہ۔ اگر سلطان نماز پڑھنا چاہے بعد ولی کے تو نماز پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ۔ اگر نماز جنازہ ختم ہو جانے کا خوف ہو تو ولی اور سلطان کے علاوہ دوسرے لوگ تیمم سے نماز پڑھ سکتے ہیں الخ لی

اور سلطان بلا عذر تیمم سے نماز نہین پڑھ سکتے ہین۔

مسئلہ۔ اگر میت بغیر نماز کے دفن کر دی گئی تو تین دن تک قبر پر نماز ہو سکتی ہے۔

طریقۂ نماز جنازہ

نماز جنازہ کی چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر مین ہاتھ اٹھاوے اور بقیہ تکبیرون مین ہاتھ نہ اٹھاوے اور نہ سر سے اشارہ کرے پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللھم پڑھے اور تعالیٰ جدک کے بعد جل ثناؤک بھی پڑھاوے پھر دوسری تکبیر کے بعد وہ درود پڑھے جو نماز مین پڑھا جاتا ہے پھر تیسری تکبیر کے بعد میت اگر عاقل بالغ ہو تو اللھم اغفر لحینا ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم ان کان زکیا فزکہ وان کان خاطئا فاغفر لہ پڑھے اور اگر عاقلہ بالغہ ہو تو ضمیر مذکر (ہ) کی جگہ ھا ضمیر مؤنث لاوے اور اگر میت مجنون یا لڑکا ہو تو اللھم اجعلہ لنا فرطا واجعلہ لنا

ذخرا واجعلہ لنا شافعا ومشفعا پڑھے اور اگر مجنونہ یا لڑکی ہو تو ضمیر مؤنث کی ضمیر مذکر کی جگہ پر لے آوے۔

مسئلہ جسکو یہ دعا نہیں یاد ہو وہ اللھم اغفرلنا ولوالدینا وللمؤمنین والمؤمنات پڑھے اور پکار کر دعا پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیرے سلام میں میت کی نیت نہ کرے مستحسن یہ ہے کہ بعد نماز کے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة الایہ پڑھے یا ربنا لا تزغ قلوبنا الایہ یا سبحان ربک رب العزة سورة تک پڑھے۔ امام مقابل میت کے کھڑا ہو۔

مسئلہ اگر چند جنازے مجتمع ہوں تو امام کو اختیار ہے چاہے ایک ہی نماز پڑھے سب پر یا علیحدہ علیحدہ ایک ایک پر نماز پڑھے۔

مسئلہ اگر مرد اور لڑکے اور عورت کے جنازے جمع ہو جائیں تو امام کے پاس مرد کا جنازہ رکھا جائے پھر بچہ کا پھر عورت کا۔

نماز شہید کے احکام

یعنی جس مسلمان کو مشرکوں نے مارا یا معرکہ میں زخمی مرا ہوا پایا گیا

یا مسلمانون نے ظلم سے مار ڈالا ہو اور اُس قتل کے عوض مال نہ واجب ہو یا ڈاکوون نے مار ڈالا ہو وہ شہید ہی اُسکو اُسکے کپڑون مین کفن دیا جائیگا۔ پس اُسکے وہ کپڑے جو کفن سے زائد ہون مثلاً ٹوپی زرہ موزہ وغیرہ اُتار لیئے جائینگے اور جو کپڑے کفن مین کم ہونگے وہ زائد کریئے جائینگے اور نماز پڑہی جائیگی اور نہلایا نہ جائیگا لیکن امام اعظم کے نزدیک اگر جنب یا بچہ شہید ہو تو غسل دیا جائیگا۔

مسئلہ۔ شہدا کے زخم نہ دہوئے جائین کپڑے نہ اُتارے جائین لیکن زرہ بکتر وغیرہ اُتارے جائینگے۔

مسئلہ۔ اگر مجروح اُٹھایا گیا جس مین جان تہی یا کہاتا پیتا تہا یا اتنی دیر زندہ رہا کہ ایک وقت نماز کا گذر جاے یا معرکہ سے لایا جاوے اور وہ سمجہدار ہی یا حد اور قصاص مین مارا گیا ہی تو غسل دیا جائے اور اُسپر نماز پڑہی جائے۔

نماز کعبہ

اندر کعبہ کے اگر نماز جماعت سے پڑہی جائے اور مقتدی کا مُنہ امام کی پیٹھ کی طرف ہو یا مقتدی کی پیٹھ امام کی پیٹھ کی طرف ہو

مقتدی کا منہ امام کے منہ کی طرف ہو اور بیچ میں کوئی ستر ہو
ان سب صورتوں میں نماز ہو جائیگی اور آخری صورت میں اگر
دونوں کے درمیان ستر نہ ہو تو نماز مکروہ ہے اگر مقتدی کی پیٹھ
امام کے منہ کے سامنے ہو تو نماز نہ ہوگی اگر خانۂ کعبہ کے باہر مسجد
حرام میں لوگ جماعت نماز پڑھیں کعبہ کے گرد حلقہ باندھ کر
کھڑے ہوں تو جو لوگ سمت امام میں کعبہ سے زائد قریب ہو جائیں
اپنے امام سے تو ان کی نماز نہ ہوگی اور بقیہ لوگوں کی نماز ہو جائیگی
اگر کسی نے خانۂ کعبہ کی چھت پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائیگی مگر مکروہ ہے
بوجہ ترک تعظیم کے۔ اللھم ثبت قدمای علی الصراط المستقیم
والحقنی بالصالحین واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
میں نے اس کتاب کا لکھنا چہار شنبہ کے دن شروع کیا تھا جمعہ کے دن
پانچ بجے ختم کر دیا۔ فالحمد للہ